﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۱۱ | جمعۃ المبارک ۹/ اپریل ۲۰۰۴ء | ۱۸/صفر المظفر ۱۴۲۵ھ ہجری قمری ۹/شہادت ۱۳۸۳ہش ہجری شمسی | شمارہ ۱۵

بیوی کا حق

حضرت معاویہ بن جیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا جو تو کھاتا ہے اس کو بھی کھلا، جو تو پہنتا ہے اس کو بھی پہنا، اس کے چہرے پر نہ مار اور نہ اس کو بدصورت بنا۔ (اس کی کسی غلطی کی وجہ سے سبق سکھانے کے لئے) اگر تجھے اس سے الگ رہنا پڑے تو گھر میں ہی ایسا کر (یعنی گھر سے اسے نہ نکال)۔

(ابوداؤد کتاب النکاح باب فی حق المرأۃ علی زوجھا)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دورہ کے دوسرے مرحلہ پر بورکینافاسو پہنچ گئے

واگاڈوگو کے احمدیہ مشن ہاؤس میں پانچ ہزار سے زائد افراد کا حضور انور کا والہانہ استقبال

ائیوری کوسٹ، مالی، غانا اور دیگر ہمسایہ ممالک سے وفود کی شرکت

صدر مملکت بورکینافاسو، وزیراعظم، وزیر خارجہ و دیگر افسران سے خصوصی ملاقاتیں

خلیفۂ وقت کے ساتھ احباب جماعت کی ملاقات کے روح پرور مناظر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ بورکینافاسو کی مختصر رپورٹ

پہلا روز، ۲۵/مارچ ۲۰۰۴ء بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۵/مارچ بروز جمعرات 'پاگا' بارڈ سے برکینا فاسو میں داخل ہوئے۔ اس موقع پر نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران اور مبلغین کرام کے ایک وفد نے مکرم محمود ناصر ثاقب امیر و مبلغ انچارج بورکینا فاسو کی قیادت میں حضور انور ایدہ اللہ کا والہانہ استقبال کیا۔ بارڈر سے ملک کے دارالحکومت واگاڈوگو کی طرف آتے ہوئے دو کلومیٹر کے فاصلے پر صوبہ 'ناؤری' (Nahouri) کا ایک شہر "Po" ہے۔ اس صوبہ کے کمشنر حضور انور ایدہ اللہ کے استقبال کے لئے سڑک پر موجود تھے۔ قریباً ایک بجے کمشنر صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور سے مصافحہ کے بعد اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا اور بورکینا فاسو کے سفر کو یادگار سفر بننے کی خواہش کا اظہار کیا۔ وہاں سے قافلہ ایک بج کر ۴۵ منٹ پر واگاڈوگو میں Sofitel Hotel پہنچا جہاں حکومت بورکینا فاسو نے حضور کے لئے سرکاری طور پر رہائش مہیا کی ہے۔ حکومت کے پروٹوکول آفیسر نے حضور کا استقبال کیا اور حکومت کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اور ہوٹل میں حضور انور کے جائے قیام تک چھوڑنے ساتھ گئے۔ حکومت نے حضور انور ایدہ اللہ کے سفر کے لئے ایک گاڑی بھی مہیا کی ہے۔

۲ بج کر پانچ منٹ پر ہوٹل سے مشن ہاؤس روانہ ہوئے جہاں پانچ ہزار سے زائد احباب نے حضور انور کا پرجوش استقبال کیا اور فضا نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ اس موقع پر دو بچوں نے حضور انور کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ حضور انور نے قطار میں کھڑے اراکین مجلس عاملہ، مبلغین کرام، ڈاکٹر صاحبان اور دوسرے کارکنان کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور ہاتھ ہلا کر احباب جماعت کے نعروں کا جواب دیتے رہے۔ لوگ حضور انور کے دیدار کے لئے دیوانہ وار بیتاب تھے کہ ان لوگوں کو زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفۃ وقت کا دیدار نصیب ہوا۔ سب کی نظریں حضور انور کے چہرہ مبارک پر تھیں۔ کسی خلیفۃ المسیح کا بورکینا فاسو میں یہ پہلا دورہ ہے۔ ۲۵/مارچ کا دن اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ اس روز خلیفۃ المسیح کے قدم پہلی مرتبہ برکینا فاسو کی سرزمین پر پڑے۔

استقبال کے بعد حضور انور دفتر تشریف لائے جہاں گورنمنٹ کے پروٹوکول آفیسر اور انڈیا کے قونصلیٹ نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس موقع پر غانا کے امیر صاحب اور ڈپٹی منسٹر برائے انرجی بھی حضور انور کے ساتھ موجود تھے۔

۲ بج کر ۳۵ منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ کے لئے تیار کردہ پنڈال میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر باجماعت پڑھائیں۔ نماز کے بعد امیر صاحب آئیوری کوسٹ مکرم عبدالرشید صاحب انور نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے بارہ میں پریس کے نمائندوں کو جن میں نیشنل ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے شامل تھے، بریفنگ دی۔ پریس کے نمائندوں نے حضور انور کی تصاویر لیں اور آمد کے مناظر فلمبند کئے۔ رات آٹھ بجے اور دس بجے کی نیشنل خبروں میں حضور انور کی آمد، استقبال کے مناظر بہت عمدہ رنگ میں دکھائے گئے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ہوٹل روانہ ہونے سے قبل امیر صاحب غانا اور ڈپٹی منسٹر آف انرجی غانا نے حضور انور سے الوداعی ملاقات کی اور حضور انور نے ان سے مصافحہ اور معانقہ کیا۔ ہوٹل پہنچنے کے بعد حضور انور نے غانا سے ساتھ آئے ہوئے وفد کو دعا کے ساتھ الوداع کیا۔

شام چھ بج کر ۳۵ منٹ پر حضور انور جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے جلسہ گاہ تشریف لائے جہاں حضور انور نے جلسہ کے لئے بنائے گئے بازار، نمائش، نئے تعمیر کردہ مشن ہاؤس، مسجد اور زیر تعمیر ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔ لنگر خانہ کے معائنہ کے دوران لجنہ کو کھانا پکاتے دیکھا اور دریافت فرمایا کہ کیا پکایا ہے۔ لجنات دیگچوں کے ڈھکن اٹھا کر بتاتیں کہ چاول، سالن پکایا ہے۔ معائنہ کے بعد حضور انور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں اور رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

باقی صفحہ نمبر ۳ پر ملاحظہ فرمائیں

فرمودات خلفاء

قبولیت دعا

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ قبولیت دعا کی ایک مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مجھے ایک دفعہ ایک نہایت مشکل امر کے واسطے اس دعا سے کام لینے سے کامیابی نصیب ہوئی تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مَیں لاہور گیا۔ میرے آشنا نے مجھے ایک جگہ لے جانے کے واسطے کہا اور مَیں اس کے ساتھ ہولیا۔ مگر نہیں معلوم تھا کہ کہاں لئے جاتا ہے اور کیا کام ہے۔ اس طرح بے علمی میں وہ مجھے ایک مسجد میں لے گیا جہاں بہت سے لوگ جمع تھے۔ قرائن سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ کسی مباحثہ کی تیاری ہے۔ میری چونکہ نماز عشاء باقی تھی مَیں نے ان سے کہا کہ مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ یہ مجھے ایک موقعہ مل گیا کہ مَیں دعا کرلوں۔ خدا کی قدرت اس وقت مَیں نے اس سورۃ کو (یعنی سورۃ الفلق کو۔ناقل) بطور دعا پڑھا اور باریک در باریک رنگ میں اس دعا کو وسیع کردیا اور دعا کی کہ اے خدائے قادر و توانا تیرا نام فَالِقُ الْاَصْبَاحِ، فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ہے۔ مَیں ظلمات میں ہوں۔ میری تمام ظلمتیں دور کردے اور مجھے ایک نور عطا کر جس سے مَیں ہر ایک ظلمت کے شر سے تیری پناہ میں آجاؤں۔ تُو مجھے ہر امر میں حجت نیّرہ اور برہان قاطع اور فرقان عطا فرما۔ مَیں اگر اندھیروں میں ہوں اور کوئی علم مجھ میں نہیں ہے تو تُو ان ظلمات کو مجھ سے دور کرکے وہ علوم مجھے عطا فرما۔ اور اگر مَیں ایک دانے یا گٹھلی کی طرح کمزور اور ردّی چیز ہوں تو تُو مجھے اپنے قبضۂ قدرت اور ربوبیت میں لے کر اپنی قدرت کا کرشمہ دکھا۔

غرض اس وقت مَیں نے اس رنگ میں دعا کی اور اس کو وسیع کیا جتنا کہ کرسکتا تھا۔ بعدہ میں نماز سے فارغ ہوکر ان لوگوں کی طرف مخاطب ہوا۔ خدا کی قدرت کہ اس وقت جو مولوی میرے ساتھ مباحثہ کرنے کے واسطے تیار کیا گیا تھا وہ بخاری لے کر میرے سامنے بڑے ادب سے شاگردوں کی طرح بیٹھ گیا اور کہا یہ مجھے آپ پڑھا دیں۔ وہ صلح حدیبیہ کی حدیث تھی۔ حضرت مرزا صاحب کے متعلق اس میں کوئی ذکر نہ تھا۔ لوگ حیران تھے اور مَیں خدا تعالیٰ کے تصرف اور کاملہ قدرت پر خدا کے جلال کا خیال کرتا تھا۔ آخر لوگوں نے اس سے کہا کہ یہاں تو مباحثہ کے واسطے ہم لائے تھے تم ان سے پڑھنے بیٹھ گئے ہو۔ اگر پڑھنا ہی مقصود ہے تو ہم مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کردیتے ہیں ان کے ساتھ جموں چلے جاؤ اور روٹی بھی مل جایا کرے گی۔

......غرض یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا قادر خدا ہے اور اس کے تصرفات بہت یقینی ہیں۔ اس وقت تم لوگوں کے سامنے ایک زندہ نمونہ رب الفلق کے ثبوت میں کھڑا ہے۔ اپنے ایمان کو تازہ کرو اور یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ سچی تڑپ اور دردِ دل کی دعا کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ (حقائق الفرقان)

اداریہ

تعلیم وتربیت کا بہترین ذریعہ

ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے روح پرور خطبات میں تسلسل کے ساتھ مختلف تربیتی مضامین پر بہت سادہ اور مؤثر انداز میں جماعت کو اس کی بنیادی ذمہ داریاں ادا کرنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان خطبات میں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ جماعت میں درسوں کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری رکھا جائے۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ہماری جماعت میں یہ ایک نہایت مبارک ،مفید اور نتیجہ خیز پروگرام جاری ہے کہ ہماری مساجد اور مراکز میں قرآن مجید، حدیث اور ملفوظات وغیرہ کا درس باقاعدگی سے ہوتا ہے۔فجر کی نماز کے بعد بالعموم قرآن مجید کا درس ہوتا ہے۔یہ درس دینے والے عام طور پر تفسیر کبیر یا تفسیر صغیر سے استفادہ کرتے ہیں تاہم اس کے علاوہ اور تراجم وتفاسیر سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

احادیث ہمارے پیارے نبی ﷺ کی پیاری پیاری باتیں ہیں جن سے ہمیں آپؐ کی سیرت وسوانح کا پتہ چلتا ہے۔قرآن مجید اور اسلام کی عملی شکل نظر آتی ہے۔علوم ومعارف کا ایک لامتناہی سلسلہ مل جاتا ہے۔ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں زمانہ کے مامور کے وہ ارشادات ملتے ہیں جن کی مدد سے ہم قرآن مجید کی صحیح تفسیر اور اس زمانہ کے مسائل کے متعلق رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

بعض جگہ جہاں ہماری مساجد ومراکز نہیں ہے وہاں پر احباب جماعت اپنے گھروں میں یہ مبارک سلسلہ جاری رکھتے ہیں اور اس طرح علم ومعرفت کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔

مقامی حالات اور باہم مشورہ سے درس کے اوقات اور درس کے لئے مختلف کتب کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔ تاہم یہ امر ضرور مد نظر رہنا چاہئے کہ ایسے درسوں میں جماعت کے مستند لٹریچر سے ہی استفادہ کیا جاوے تاکہ جماعت میں علمی لحاظ سے اور غور وفکر کے لحاظ سے وحدت قائم رہے۔

ایک اور بات جو اس سلسلہ میں ضروری معلوم ہوتی ہے اور ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اس طرف توجہ دلا چکے ہیں، وہ یہ ہے کہ درس کا دورانیہ مختصر ہونا چاہئے۔زیادہ مفصل اور لمبے درس سے سننے والے کی طبیعت میں انقباض پیدا ہوتا ہے اور بعض لوگ صرف اس وجہ سے درس سننے سے محروم رہ جاتے ہیں کہ وہ اس کام کے لئے زیادہ وقت نہیں نکال سکتے۔

مختصر درس کا یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ سننے والا توجہ اور بشاشت سے سنتے ہوئے روزانہ کوئی مفید بات سیکھتا ہے اور اسے آسانی سے یاد رکھ سکتا ہے۔اور ظاہر ہے کہ انسان اُسی بات پر عمل بھی کر سکتا ہے جو اسے یاد ہو۔وہ خوش قسمت جو روزانہ درس کی مجالس میں جو درحقیقت ذکر الٰہی اور علم ومعرفت کی مجالس ہوتی ہیں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ ایک ایک بات سے تھوڑے ہی عرصہ میں تعلیم وتربیت کے اس بہترین ذریعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے علم ومعرفت کا ایک خزانہ اپنے لئے جمع کر سکتا ہے۔جس کا نیک اور اچھا اثر اس کے ساتھ ساتھ اس کی اولاد بلکہ ماحول میں بھی پھیل جائے گا۔وَباللّٰہ التّوفیق۔

(عبدالباسط شاہد)

تیرا سفر ہو باعث رحمت خدا کرے

(حضور انور کے سفر افریقہ کی مناسبت سے چند دعائیہ اشعار)

تیرا سفر ہو باعث رحمت خدا کرے
ہو لحہ لحہ ساعتِ نصرت خدا کرے

سایہ فگن ہو نصرتِ مولیٰ قدم قدم
''ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے''

مشکل کوئی بنے نہ کسی جا بھی سدّ راہ
ہر حال میں تمہاری اعانت خدا کرے

دنیا بگوشِ ہوش سنے تیری بات کو
اترے دلوں میں تیری نصیحت خدا کرے

رغبت دلوں میں پیدا ہو اسلام کی طرف
دیکھے فلک میں شانِ فصاحت خدا کرے

دنیا سمٹ کے آئے یوں قدموں تلے ترے
ظاہر ہو تجھ سے ایسی کرامت خدا کرے

فتح وظفر سے تیرا علم سر بلند ہو
ہر گام پر ملے تمہیں رفعت خدا کرے

''تم ہو خدا کے ساتھ ،خدا ہو تمہارے ساتھ''
ہر دم نصیب اپنی معیّت☆ خدا کرے

مستِ مئے وفا ہے عطاء المجیب بھی
بڑھتی رہے وفا کی یہ دولت خدا کرے

☆اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْر

(عطاء المجیب راشد)

تقریب سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مورخہ ۲۳/مارچ ۲۰۰۴ء بروز منگل احاطہ جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) دارلبرکات ربوہ کے جدید اکیڈیمک بلاک کا سنگ بنیاد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے سوا دس بجے دن رکھا۔ ازاں بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ وصدر مجلس تحریک جدید، مکرم مرزا عبدالحق صاحب صدر مجلس افتاء، مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ظفر صدر مجلس وقف جدید، مکرم سید میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) مکرم مولانا نصیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت (لندن)، مکرم ملک رفیق احمد صاحب آرکیٹیکٹ لاہور، مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان، مکرم سید محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب انجینئر (پراجیکٹ مینجر)، مکرم حافظ طیب احمد صاحب نمائندہ طلباء جامعہ احمدیہ اور مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ جس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔

اینٹ رکھنے سے قبل مختصر تقریب ہوئی۔تلاوت کے بعد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے اپنی رپورٹ میں توسیع جامعہ احمدیہ کے منصوبہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن) دارالنصر ربوہ کے احاطہ میں اکیڈیمک بلاک مع لائبریری اور طاہر ہوسٹل کی تکمیل کے بعد نور ہوسٹل کی تعمیر آخری مراحل پر ہے اور یہ انشاء اللہ یکم ستمبر ۲۰۰۴ء سے طلبا کے زیر استعمال ہوگا۔اسی طرح جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) کے احاطہ میں محمود ہوسٹل کی تعمیر کا کام جاری ہے جس کا سنگ بنیاد ۲۰۰۳ء میں رکھا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جون ۲۰۰۵ء تک یہ مکمل ہو جائے گا۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جدید اکیڈیمک بلاک جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) جس کی بنیاد آج رکھی جارہی ہے دومنزلہ عمارت پر مشتمل ہوگا۔موجودہ اکیڈیمک بلاک اور جدید بلاک دونوں مل کر تدریس کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے مکتفی ہوں گے۔انشاء اللہ۔

مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب انجینئر (رضا کارانہ وقف بعد از ریٹائرمنٹ) پراجیکٹ مینجر کے طور پر کماحقہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔اور آٹھ انجینئرز و آرکیٹیکٹس کی کمیٹی کی معانت حاصل ہے۔آخر پر وکیل التعلیم صاحب نے شرکاء تقریب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ ان تمام عمارات کو بروقت بخیر وخوبی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں بابرکت بنائے ۔نیز اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کی توقعات پر ہمیشہ پورا اترتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔سنگ بنیاد کے بعد مہمانوں کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔اس مبارک تقریب میں ۲۰۰ مہمان شامل ہوئے۔

کفالت یکصد یتامیٰ

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ یتیموں کے چہروں پر بہار لانے میں کوشاں ہے۔آپ بھی اس کارِ خیر میں حصہ لے کر اسوۂ حسنہ پر عمل کر سکتے ہیں۔بہار کے ان رنگوں میں کیا آپ کا بھی کوئی حصہ ہے اگر نہیں تو غور کریں۔اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کرنا فرض ہے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

بقیہ:رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ از صفحہ اول

دوسرا روز،۲۶/مارچ بروز جمعۃ المبارک:

مسجد المہدی واگاڈوگو سے ملحقہ جلسہ گاہ میں سات ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔

دس بج کر ۳۰ منٹ پر حضور انور بورکینا فاسو کے وزیر اعظم His Exc. Per Ianga Ernest Yonhi سے ملاقات کے لئے پرائم منسٹر ہاؤس تشریف لے گئے۔ پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کا استقبال کیا۔ یہ ملاقات بیس منٹ تک جاری رہی۔

مصافحہ کے بعد حضور انور تشریف فرما ہوئے تو وزیر اعظم آپ کے پہلو میں بیٹھے۔ حضور انور نے ملاقات کے سلسلہ میں وزیر اعظم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ ملاقات سے مجھے دلی خوشی پہنچی ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ گزشتہ دنوں شمالی علاقہ کے دورہ کے دوران جماعت کی Realisations سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اخلاص اور محنت سے کام کرنے والے لوگ ہیں۔ آپ کے نمائندگان ہم سے رابطہ رکھیں ہم بھرپور تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہمیں سخت معاشی، سماجی اور موسمی حالات کا سامنا ہے لیکن ہر آنے والا دن ہمارے لئے ترقی کی نئی نوید لے کر آتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں بورکینا فاسو کے لوگوں میں ملنساری اور مہمان نوازی کی روح سے از حد متاثر ہوا ہوں۔ میری دعا ہے کہ یہ ملک روز بروز اور تیزی سے ترقی کرے۔

حضور انور نے غانا میں قیام اور شعبہ زراعت کے ساتھ تعلق کا ذکر کیا۔ اور اس طور پر دریائے وولٹا پر ڈیم کی تعمیر کا موضوع زیر بحث آ گیا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ ڈیم کسی پہاڑی علاقہ میں تعمیر ہوگا یا پھر مٹی کا بند باندھ کر۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس سلسلہ میں Studies مکمل ہو چکی ہے۔ یہ ڈیم مٹی کا بند باندھ کر بنائے جانے کا پروگرام ہے۔ لیکن ہم اس ڈیم کو ریجنل منصوبہ کے تحت تعمیر کرنا چاہتے ہیں تا کہ دیگر ممالک بھی اس سے متاثر ہونے کی بجائے مستفید ہو سکیں۔ آبپاشی کے ضمن میں وزیر اعظم نے بتایا کہ آئندہ تین سالوں میں ۱۶۰۰ بیراجوں کا منصوبہ ہے اور موجودہ نسبت ۴۳ فیصد سے بڑھ کر ۹۰ فیصد ہو جائے گی۔

حضور انور نے اس ملاقات کی یادگار کے طور پر دیدہ زیب Complimentry Pot جس پر مینارۃ المسیح نقش تھا پیش فرمائی اور وزیر اعظم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وہاں سے روانہ ہوئے۔

وزیر اعظم سے ملاقات کے بعد صدر مملکت بورکینا فاسو His Exc. Blaise Compaore سے ملاقات کے لئے ایوان صدر تشریف لے گئے جہاں ملک کے وزیر خارجہ آنریبل ودراگو یوسف جو کہ مسلمان ہیں اور ان کے ہمراہ کیبنٹ ڈائریکٹر کے ساتھ غیر رسمی ملاقات کا موقع پیدا ہو گیا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ وہ حضور کو ایم ٹی اے پر دیکھتے ہیں۔ حضور نے تعارف کے بعد خوشی کا اظہار فرمایا اور دریافت فرمایا کہ کیا وہ ایم ٹی اے باقاعدگی سے دیکھتے ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ باقاعدگی سے ان کی مصروفیات کے باعث ایم ٹی اے دیکھنا ممکن نہیں البتہ اکثر اوقات وہ ایم ٹی اے سے مستفید ہوتے ہیں۔ حضور انور نے موصوف کو ایم ٹی اے پر فرنچ سروس کی تفصیلات سے آگاہ فرمایا۔

ملاقات اس خوشگوار ماحول میں جاری تھی کہ گیارہ بجے اطلاع دی گئی کہ صدر مملکت بالائی منزل پر حضور انور اور وفد کے ساتھ ملاقات کے منتظر ہیں۔ چنانچہ وزیر خارجہ، کیبنٹ ڈائریکٹر اور وفد کے ہمراہ حضور انور بالائی منزل پر واقع صدر مملکت کے دفتر میں تشریف لے گئے جہاں صدر مملکت حضور انور کو خوش آمدید کہنے لئے منتظر تھے۔ شرف مصافحہ کے بعد حضور انور تشریف فرما ہوئے تو صدر مملکت آپ کے پہلو میں تھے۔ حضور انور نے ملاقات کے لئے صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا اور دلی خوشی کا اظہار فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ بورکینا فاسو کے دورہ کا اگرچہ ابھی دوسرا ہی دن ہے لیکن وہ بورکینا فاسو کے لوگوں کے اخلاق سے از حد متاثر ہوئے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ چونکہ ان کا تعلق زراعت کے شعبہ سے رہا ہے اس لحاظ سے غانا کی سرحد سے واگاڈوگو پہنچنے تک اندازہ ہوتا ہے کہ اس شعبہ میں ترقی کے آپ کے پاس وافر مواقع اور صلاحیتیں موجود ہیں۔ جوں جوں گفتگو آگے بڑھتی جاتی صدر مملکت کے انداز میں بے تکلفی، اپنائیت اور ایک عجیب خوشی کا احساس ہو رہا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ صرف ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ملک کے لوگ محنت اور دیانتداری سے کام لیں۔ مزید فرمایا کہ بیرون ممالک سے ماہرین کو منگوانا آپ کے لئے مفید نہیں رہے گا آپ کو خود ماہرین تیار کرنے ہوں گے۔

صدر مملکت نے کہا کہ اس وقت انڈیا، چائنا، تائیوان اور دیگر ممالک زراعت کے شعبہ میں ہمارے ملک کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ درست ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک سے اس شعبہ میں تعاون لینا آپ کے لئے مفید ہوگا بالخصوص چائنا سے کیونکہ یہ لوگ اپنے کام میں دیانتدار ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ افریقہ کا یہ علاقہ ان کے لئے اجنبی نہیں ہے کیونکہ آٹھ سال کا عرصہ انہیں غانا میں گزارنے کا موقعہ ملا اور ان آٹھ سالوں میں سے چار سال نارتھ یعنی بورکینا فاسو کی سرحد کے قریب گزارنے کا موقع ملا۔

حضور انور نے فرمایا کہ غانا میں قیام کے دوران دریائے وولٹا کے کنارے گندم کی کاشت کا کامیاب تجربہ کرنے کا بھی موقع ملا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ دریائے وولٹا بورکینا فاسو میں کس مقام سے پھوٹتا ہے۔

اس پر صدر مملکت نے بورکینا فاسو کا نقشہ طلب فرمایا اور حضور انور کے ساتھ Protocol کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بہت بے تکلفانہ انداز میں بورکینا فاسو میں زرعی منصوبوں اور بجلی و پانی کی پیداوار کے منصوبوں سے متعلق تفصیلی معلومات نقشہ کی مدد سے فراہم کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دریائے وولٹا کے ساتھ ساتھ اگر گندم کی کاشت کے لئے کوشش Harmatin کے موسم میں کی جائے تو کامیابی کی توقع ہے۔

صدر مملکت نے کہا کہ گندم کی کاشت کا کامیاب تجربہ ہم بھی کر چکے ہیں۔ لیکن گندم کی کاشت پر درآمد کرنے کی نسبت سے زیادہ خرچ اٹھ جاتا ہے اس لئے کاشت کو روکنا پڑا ہے۔

حضور انور نے دریائے وولٹا پر بند باندھ کر بجلی کی پیداوار کے امکانات سے متعلق بھی صدر مملکت سے دریافت فرمایا۔

صدر مملکت نے کہا کہ منصوبہ یہ ہے کہ دریا کو گہرا کر کے مٹی کا بند باندھا جائے اور پانی کو ٹربائن سے گزار کر بجلی پیدا کی جائے۔ اور پھر پانی کو حسب دستور آبپاشی کے لئے اپنے راستہ پر بہنے دیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ آپ لوگوں کو پانی کی قلت اور دیگر موسمی مسائل کا سامنا ہے لیکن عجیب بات ہے کہ اس کے باوجود اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد غلہ دوسرے ممالک کو فروخت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

صدر مملکت نے کہا کہ زراعت ہماری فطرت میں داخل ہے اور صدیوں سے یہ ہماری روایت کا حصہ ہے۔ صدر مملکت نے یہ بھی بتایا کہ زراعت میں ان کی ذاتی دلچسپی بھی ہے اور غانا کی سرحد پر ان کی کاشتکاری کے لئے اراضی بھی ہے۔ اور مغرب میں بالفورہ شہر میں کیلے کے باغات بھی ہیں جو اچھی پیداوار دے رہے ہیں۔

لوگ کی محنت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ امسال غلہ کی پیداوار ایک ملین ٹن سے زائد ہوئی ہے جس میں ایک بڑی مقدار UNO وغیرہ کے اداروں نے خرید کر صومالیہ اور دیگر ممالک کو بھجوائی۔ جبکہ کہ ایک حصہ نائیجیریا نے خریدا۔

حضور انور نے چاول کی کاشت کے بارہ میں دریافت فرمایا تو صدر مملکت نے کہا کہ چاول کی کاشت کے بھی مختلف منصوبے بورکینا فاسو میں زیر عمل ہیں۔ ایک پروجیکٹ پر Chinise کام کر رہے ہیں۔

بیراجوں کے ذکر پر صدر مملکت نے بتایا کہ اس وقت چھوٹے بڑے بیراجوں کی تعداد ملک بھر میں ۱۵۰۰ تک پہنچ گئی ہے اور سب سے بڑا بیراج ۶۰ کلومیٹر لمبا ہے۔

کاٹن کی کوالٹی کے متعلق صدر مملکت نے بتایا کہ افریقہ بھر میں کوالٹی کے لحاظ سے بورکینا فاسو پہلے نمبر پر ہے۔ اور دنیا بھر میں اس کی کاٹن کی کوالٹی چوتھے نمبر پر ہے اور یہ کاٹن سیڈ بھی باہر سے نہیں منگواتے بلکہ لوکل طور پر ہی Produce کئے جاتے ہیں۔ حضور نے بیج کی قسموں کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

ملاقات کے اختتام پر حضور انور نے ملاقات کے سلسلہ میں صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ لوگ محنت اور دیانت داری سے کام کریں تو بہت جلد آپ کا شمار افریقہ کی Leading Nations میں ہونے لگے گا۔ اور دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کرے کہ بورکینا جلد جلد ترقی کرے اور خدا تعالیٰ اسے تمام خطرات، فتنوں اور مشکلات سے محفوظ رکھے۔ آمین

ان اختتامی کلمات کے ساتھ حضور انور نے اس موقع کی یادگار علامت کے طور پر اپنے نام کی مینارۃ المسیح کے ساتھ مزین ایک خوبصورت پلیٹ پیش کی۔ حضور نے فرمایا کہ آپ سے ملاقات سے احساس ہوتا ہے کہ آپ اپنے ملک کے لئے Ambicious انسان ہیں۔ یوں صدر مملکت کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے ان کے دفتر سے رخصت ہوئے۔ صدر مملکت حضور انور کو دفتر کے بیرونی حصہ تک چھوڑنے آئے۔ وہاں موجود پرانی اور نئی پریذیڈنسی کے ماڈل دکھاتے ہوئے کہا کہ موجودہ ایوان صدر فرانسیسی گورنر کا صدر مقام ہوا کرتا تھا اور اب ہم نیا صدارتی محل بنا رہے ہیں اس کا ماڈل بھی حضور انور کو دکھایا۔

گیارہ بج کر ۳۰ منٹ پر حضور انور ایوان صدر سے باہر تشریف لائے تو پریس کے نمائندگان حضور انور کے منتظر تھے۔

ایک نمائندے نے سوال کیا کہ صدر مملکت کے ساتھ ملاقات کا موضوع اور مقصد کیا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ایک Courtsy Visit تھا۔ ایک اور نمائندے نے سوال کیا کہ مغربی افریقہ کے ممالک کے دورہ کا مقصد کیا ہے۔ حضور نے فرمایا: مَیں اپنے لوگوں سے ملنے آیا ہوں، اپنے پیاروں اور عزیزوں سے لوگ ملا ہی کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ایک بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ ٹیلی فون لائن کے ذریعہ براہ راست ایم ٹی اے پر نشر کیا گیا۔ اس کے علاوہ یہ خطبہ ریڈیو اسلامک احمدیہ بورکینا فاسو پر بھی Live نشر کیا گیا۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جلسہ سالانہ بورکینافاسو:

حضورانور ایدہ اللہ جلسہ سالانہ بورکینافاسو کے افتتاحی خطاب کے لئے پانچ بجے جلسہ گاہ تشریف لائے تو ۱۳ ہزار سے زائد احباب جماعت نے نعرے لگا کر اور لاالہ الا اللہ کا ورد کر کے حضورانور کا استقبال کیا۔حضورانور نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دعا کروائی۔

جلسہ کا افتتاحی اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی نظم 'ہے دست قبلہ نما لاالہ الا اللہ' مکرم اکرم محمود صاحب مبلغ سلسلہ بورکینافاسو نے خوش الحانی سے سنائی۔ان کے ساتھ پانچ مقامی خدام نے 'مورے' (More) زبان میں اس کا ترجمہ پیش کیا اور ساتھ ساتھ کورس کی شکل میں سب مل کر لاالہ الا اللہ دہراتے رہے۔

بہت عمدہ رنگ میں اس نظم کو اور اس کا ترجمہ کو پیش کیا گیا جس پر حضورانور نے ان پیش کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:''آپ نے تو کمال کر دیا''۔اس کے بعد حضور نے اپنا افتتاحی خطاب فرمایا جو براہ راست ٹیلیفون لائن کے ذریعہ ایم ٹی اے پر نشر کیا گیا۔اور ریڈیو اسلامک احمدیہ پر بھی یہ خطاب Live نشر کیا گیا۔

حضورانور ایدہ اللہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا:

ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنی حکومت کے لئے دعا کرتا رہے،اپنی حکومت کا فرمانبردار رہے،کبھی کسی فتنہ پیدا کرنے والے کا ساتھ نہ دے۔اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں اور انسانیت کی خدمت کریں۔اور کسی فتنہ میں شامل نہ ہوں۔ہمیشہ امن کی تعلیم دیتے رہیں کیونکہ یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُّتَعَمِّدًا............ فَقَتَلَ النَّاسُ جَمِیْعًا﴾ اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی انسان کو بلاوجہ قتل کیا گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر ڈالا۔یعنی ایک آدمی کو قتل کرنا اس قدر جرم ہے تو ہزاروں معصوموں کو قتل کرنا کس قدر سنگین گناہ ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمدردی کا سلوک نہ کرنا بھی قتل انسانی کے مترادف ہے۔لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے۔یہ لوگوں کی سمجھ کا قصور ہے۔اسلام تو کہتا ہے کہ اگر تم انسانوں سے ہمدردی کا سلوک نہیں کرتے تو بھی امن وسکون کو برباد کرنے والے ہو۔حضور نے آنحضرت ﷺ کی زندگی سے بھی ہمدردی کی مثالیں بیان فرمائیں۔

حضور نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ جب بھی کوئی فوج بھجواتے تو اسے سختی سے تاکید کرتے کہ کوئی عورت نہ ماری جائے، بچے اور بوڑھے نہ مارے جائیں۔کوئی درخت نہ کاٹا جائے،مثلہ نہ کیا جائے۔کسی زخمی کو نہ مارا جائے وغیرہ۔

حضور نے فرمایا کہ یہی تعلیم ہے جس پر ہر احمدی کو کاربند رہنا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے کہ اس پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں۔اپنے ملک کی ترقی کے لئے دعا کریں اور امن کے خلاف ہر کام سے پرہیز کریں۔

جلسہ کے افتتاحی اجلاس میں حکومت کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ۳۴ مہمان شامل ہوئے جن میں بورکینافاسو کے ایک چیف کے نمائندہ،حکومت غانا کے قونصلیٹ، انڈیا کے قونصلیٹ، اسلامک کمیونٹی آپ بورکینافاسو کا وفد،کیتھولک چرچ کا وفد،چیف آف آرمی کا نمائندہ۔میئر وغیرہ۔ان کے علاوہ مختلف محکموں اور شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

تیسرا روز، ۲۷/مارچ بروز ہفتہ:

صبح مکرم عمر معاذ صاحب نے نماز تہجد پڑھائی جس میں ۱۳ ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔سب احباب نے حضورانور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔

سیٹلائٹ

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کا پہلا اجلاس ۱۰ بجے مکرم عبدالرشید صاحب انور کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں فرانسیسی زبان میں تقاریر ہوئیں اور ساتھ کے ساتھ مورے زبان میں ترجمہ کیا گیا۔

چار بج کر ۳۰ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے کی۔تلاوت کا ترجمہ مکرم کابورے سلیمان صاحب نے کیا۔بعدازاں مکرم عمر معاذ صاحب نے دلکش انداز میں الہامات مسیح موعود علیہ السلام پر مبنی نظم پڑھی۔نظم میں یہ مصرع بار بار آتا تھا:

یَا مَسْرُوْرُ اِنِّیْ مَعَکَ ۔ اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ

اس موقع پر ۱۳ ہزار سے زائد افراد اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کر اس مصرع کو یک زبان ہو کر دہراتے تھے۔بڑا ہی روح پرور اور ایمان افروز نظارہ تھا۔اس نظم کے بعد حضورانور نے اپنے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا جس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ بورکینافاسو کا پندرھواں جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔حضورانور نے اپنے خطاب میں فرمایا:

ان جلسوں کا مقصد جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے''اخلاقی اور روحانی معیار کو بہتر بنانا ہے''۔آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امام بنا کر بھیجا ہے تا کہ اسلام کو اصل صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے۔اور پھر ایسے مومنین کی جماعت بنائی جائے جو عبادالرحمٰن ہوں،اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ہر قسم کے شرک ظاہری اور چھپے ہوئے سے پرہیز کرنے والے ہوں۔جھوٹ سے پرہیز کرنے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ہمدرد ہوں۔

یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس عاشق صادق کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔پس یہ ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ خالصۃً للہ اس کی عبادت کرنے والے ہوں۔اللہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ پانچ وقت باقاعدگی کے ساتھ نمازوں کی ادائیگی کریں۔نہ صرف پانچ وقت کی نمازیں ادا کرنے والے ہوں بلکہ مساجد میں نمازیں ادا کرتے ہوئے مساجد کو آباد کرنے والے ہوں۔

باجماعت نماز میں اپنے شوق کو بڑھائیں اور بچوں کو بھی نمازی بنائیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرنے والے بنائیں۔اپنی عورتوں کو بھی عبادت کرنے والی بنائیں تا کہ وہ اللہ کی عبادت سے غافل رہنے والی نہ ہوں۔بعض دفعہ انسان روایات کے شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے،اس سے بچیں۔جھوٹ ایک قسم کا شرک ہے اس سے پرہیز کریں۔ایسے الفاظ سے بھی احتراز کریں جو قول سدید نہ ہوں اور مختلف معانی دیتے ہوئے غلط مفہوم دینے والے ہوں۔

حضور نے توجہ دلائی کہ مومن اپنے عطا کردہ رزق میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اس کی بھی عادت ڈالیں۔حضور نے تاکیداً فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے اللہ کی راہ میں کچھ نہ کچھ خرچ کرنا ہے،اس سے تزکیۂ نفس ہوتا ہے۔جماعت میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ نظام کی مکمل طور پر پابندی کی جائے۔اسی لئے مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ ہمیشہ اطاعت گزار رہیں۔کبھی ایسا نہ ہو کہ مرضی کے خلاف بات سنیں تو اعتراض پیدا ہو۔

اسی ضمن میں حضور نے آنحضرت ﷺ کی مختلف احادیث بیان فرمائیں اور اطاعت کے مضمون کی وضاحت فرمائی۔اسی طرح ایسی احادیث پیش فرمائیں جن میں مسلمان کا اپنے بھائی سے محبت کرنے کا حکم ہے۔جن ممالک میں جماعت انسانیت کی خدمت کر رہی ہے ان کا مختصر تذکرہ بھی فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ غریبوں کے ہمدرد ہوں،غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔غریبوں کا سہارا بن جائیں۔اور اسلامی خدمات کو انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کے لئے تیار ہوں اور تمام تر کوشش کریں کہ عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا جڑھ پکڑے۔

افریقین ممالک میں تعلیم کے حوالے سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بچوں کو نصیحت ہے کہ تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیں کیونکہ احمدیہ بچے کا تعلیمی معیار دوسروں سے بلند ہونا چاہئے۔

کمپیوٹر کے سلسلہ میں فرمایا کہ آج کل کمپیوٹر کی تعلیم بہت ضروری ہے۔افریقہ میں جماعت نے کمپیوٹر سنٹر کھولے ہیں جہاں سینکڑوں نوجوان فائدہ اٹھا رہے ہیں۔لیکن کمپیوٹر بعض دفعہ غلط کاموں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔احمدی ہمیشہ اس سے بچیں اور احمدی کی صحت ہمیشہ پاکیزہ رہتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے صحت کے بارہ میں جماعتی خدمات کا تذکرہ بھی فرمایا کہ کس طرح برکینا فاسو میں جماعت خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورتیں یاد رکھیں کہ اسلام نے انہیں ایک بہت بڑا مقام عطا فرمایا ہے۔اگر انہوں نے اس مقام کو نہ سمجھا تو آئندہ ان کی اولاد کو دین پر قائم رہنے کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔اس لئے اپنے مقام کو سمجھیں ورنہ آپ اپنی اولادوں سے اور اپنے خاوندوں سے بے وفائی کر رہی ہوں گی۔بلکہ سب سے بڑھ کر اپنے خدا سے بے وفائی کر رہی ہوں گی۔اس لئے ہر احمدی عورت کے لئے لازم ہے کہ اپنے رب کو خوش کرے اور اپنے رب کے حضور ہی جھک کر اس سے مدد مانگے۔بچوں میں اسلامی تعلیم منتقل کرنے کے لئے لازمی ہے کہ وہ خود علم سیکھے۔آج کل کے ماحول میں بہت سی برائیوں میں معاشرہ ملوث ہے۔ایک احمدی عورت کا کام ہے کہ اپنی نسلوں کو بھی بچائے۔یاد رکھو کہ اللہ کی پکڑ سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔

آخر پر حضور نے سب احمدیوں کو دعا کی طرف توجہ دلائی کہ جب احمدی نیک نیتی سے دعا کرتا ہے تو

باقی صفحہ نمبر ۷ پرملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہر پاک دل کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے آؤ تو یہ بھی تمہارا قوم پر ایک بہت بڑا احسان ہوگا

نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں۔ اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے۔

بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے احسان کا سلوک کیا جائے اور بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم سے بدسلوکی کی جائے

قرآن کریم، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے خُلق احسان کے بارہ میں ایمان افروز بیان

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۹/مارچ ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۹/امان ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام بستان احمد، اکرا، غانا (مغربی افریقہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾۔

(المائدہ آیت: ۹۴)

اس آیت کا ترجمہ ہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کھاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ پھر مزید تقویٰ اختیار کریں اور مزید ایمان لائیں پھر اور بھی تقویٰ اختیار کریں اور احسان کریں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

بنیادی اخلاق جن کا ہر احمدی کو خیال رکھنا چاہئے کے بارے میں مَیں نے سلسلہ خطبات شروع کیا ہوا ہے اس سلسلے میں آج احسان کا مضمون میں نے لیا ہے۔ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے عدل کے بارے میں بتایا تھا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مومن ایک منزل پر آ کر رک نہیں جاتا بلکہ آگے بڑھتا ہے تو ہماری انتہاء صرف عدل قائم کرنا ہی نہیں بلکہ اس سے آگے قدم بڑھانا ہے۔ ایک دنیادار کہے گا کہ جب عدل و انصاف کے اعلیٰ معیار قائم ہو گئے تو پھر کیا رہ گیا ہے۔ یہ تو ایک معراج ہے جو انسان کو حاصل کرنا چاہئے۔ اور جب یہ قائم ہو جائے تو دنیا کی نظر میں اس سے زیادہ کوئی نیکیوں پر قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ اس بارے میں کل مَیں نے اپنی تقریر میں بھی کچھ عرض کیا تھا کہ عدل کے معیار اس حد تک لے جاؤ کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم عدل سے کام نہ لو۔

بہرحال ایک جگہ پر کھڑے ہو جانا دنیا کی نظر میں تو یہی اعلیٰ معیار ہے۔ لیکن کامل ایمان والوں کی نظر میں یہ اعلیٰ معیار نہیں بلکہ اس سے آگے بھی اللہ تعالیٰ کی حسین تعلیم کی روشنیاں ہیں۔ اور عدل سے اگلا قدم احسان کا قدم ہے۔ لیکن یاد رکھو یہ قدم تم اس وقت اٹھانے کے قابل ہو گے جب تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا ہو گی، جب تم میں بنی نوع انسان سے انتہاء کی محبت پیدا ہو گی۔ اور یہ باتیں اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل یقیناً ان پر ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہوتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہے۔ ہر موقع پر دوست اور محبت کرنے والے کا حق ادا کرنے کے لئے وہ اس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے احسان کرنا بھی ایک بہت بڑا حکم اور خُلق ہے۔

اب اس آیت میں جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی ایک بہت بڑی نشانی بتائی ہے کہ وہ احسان کرنے والا ہو، اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے بہت محبت کرتا ہے۔ لیکن فرمایا کہ یہ احسان کرنے کا خلق یونہی پیدا نہیں ہو جاتا۔ اس کے لئے تقویٰ اختیار کرنے کی ضرورت ہے خالصتاً اللہ تعالیٰ کا ہونے کی ضرورت ہے۔ یعنی تقویٰ کی اعلیٰ سے اعلیٰ منازل طے کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت میں ان منازل کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں تقویٰ کی تین منازل کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا کہ جب تم اس حد تک تقویٰ اختیار کر لو تو تم پھر احسان کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

یاد رکھیں ہر مومن کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو، اللہ تعالیٰ اس کا دوست اور ولی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے اس کو نکالے۔ تو جب تم اپنے تقویٰ کے معیار کو اس حد تک لے جاؤ گے کہ احسان کرنے والے بن سکو، پھر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اور جو اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے اس کو دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

پھر قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے احسان کی مختلف شکلیں بیان فرمائی ہیں۔ کہیں فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اور یہ بھی احسان کرنا ہے۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ پر احسان نہیں بلکہ یہ تمہارا اپنے پر احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس وجہ سے بہت سی بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ اپنے قریبیوں کے ساتھ جس طرح بعض دفعہ تم بغیر کسی ذاتی فائدہ کے، حسن سلوک کرتے ہو، جس طرح تم اپنے بیوی بچوں، بہن بھائیوں یا قریبی دوستوں کی مدد کرتے ہو اور بےنفس ہو کر کرتے ہو، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق سے بھی حسن سلوک کرو، ان سے بھی احسان کا سلوک کرو، ان کے کام آؤ، جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہو ان کے لئے بھی پسند کرو، اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نعمت سے نوازا ہے کہ تمہیں اس زمانے کے امام اور مسیح اور مہدی علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اپنے ہم قوموں کو بھی یہ روشنی وسیع پیمانے پر دکھانے کی کوشش کرو یہ بھی تمہارا ان پر احسان ہو گا۔ ہر پاک دل کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے آؤ۔ تو یہ بھی تمہارا قوم پر ایک بہت بڑا احسان ہو گا اور تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بھی بن رہے ہو گے لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ اپنے میں شامل کر کے پھر یہ تعلق چھوڑ نہیں دینا بلکہ ان سے پختہ رابطہ اور تعلق بھی رکھنا ہے۔ تو اس سوچ کے ساتھ ہر احمدی کو احسان کے اعلیٰ ترین خُلق کو دنیا میں رائج کرنا چاہئے۔

اب اس بارے میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔ ایک لمبی حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جبرائیل علیہ السلام نے آ کر اسلام ایمان وغیرہ سے متعلق سوال پوچھے۔ اور اس میں سے ایک سوال احسان کے بارے میں بھی کیا، احسان سے متعلقہ حصہ میں سناتا ہوں۔ سوال تھا کہ احسان کے متعلق کچھ بتائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تُو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر تجھے یہ درجہ حاصل نہیں تو کم از کم یہ تصور اور احساس ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (بخاری کتاب الایمان)

تو احمدیوں کو اپنی نمازوں کی ادائیگی میں ہمیشہ یہ اصول اپنے سامنے اور نظر میں رکھنا چاہئے، جب ہر احمدی اس طرح نمازیں پڑھنے والا ہو جائے گا نہ کہ صرف سر سے ٹالنے کے لئے نمازیں پڑھے گا۔ تو جب اس فکر کے ساتھ نمازیں ادا کی جائیں گی کہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہیں، تمام توجہ اسی کی طرف ہے، تو پھر دیکھیں کس طرح انقلابات برپا ہوتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں۔ اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى﴾ خدا کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرو۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو۔ اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو، بہشت کی طمع یا لالچ، نہ دوزخ کا

خوف ہو بلکہ اگر فرض کیا جاوے نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ اور ایسی محبت جب خدا سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۴۳۔۱۶/نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۳۵)

پھر ایک حدیث مَیں بیان کرتا ہوں، اس میں دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں، حُسنِ خلق کے کس اعلیٰ معیار تک ہمیں لے جانا چاہتے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسے نہ کہو کہ لوگ ہم سے حسن سلوک کریں گے تو ہم بھی ان سے حسن سلوک کریں گے اور اگر انہوں نے ہم پہ ظلم کیا تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے بلکہ تم اپنے نفس کی تربیت اس طرح کرو کہ اگر لوگ تم سے حسن سلوک کریں تو تم ان سے احسان کا معاملہ کرو۔ اور اگر وہ تم سے بدسلوکی کریں تو بھی تم ظلم سے کام نہ لو۔ (ترمذی کتاب البروالصلة والادب باب ماجاء فی الاحسان والعفو)

دیکھیں کس قدر حسین تعلیم ہے۔ پھر ہر کوئی اپنا جائزہ لے۔ خوف پیدا ہوتا ہے کیا ہم نے یہ معیار حاصل کرلیا ہے، حکم تو یہ ہے کہ اگر کوئی تم سے معمولی نیکی بھی کرتا ہے تو تم اس سے احسان کا سلوک کرو، جو نیکی تمہارے سے کسی نے کی ہے اس سے کئی گنا بڑھ کر اس سے نیکی کرو۔ اور پھر یہیں بس نہیں کر دینا فرمایا کہ اگر تمہارے سے کوئی برائی بھی کرتا ہے تو پھر بھی تم نے ظلم نہیں کرنا۔ اگر معاف نہیں کر سکتے تو اتنا بدلہ نہ لو کہ ظلم بن جائے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کرنے کا طریق بھی ہمیں بتا دیا، اس بارے میں ایک روایت ہے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے کہ **جَزَاکَ اللّٰہُ خیرًا** کہ اللہ تعالیٰ تجھے بہترین جزا دے تو اس نے شکریہ ادا کرنے کی انتہا کر دی۔ (ترمذی کتاب البر والصلة باب فی ثناء بالمعروف)

تو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ احسان کرنے والے کو صرف تکلفاً **جزاک اللّٰہ** کہنا کافی نہیں بلکہ یہ ایک ایسی دعا ہے جو تمہارے دل سے نکلنی چاہئے کیونکہ احسان کرنے والے کا ممنون احسان ہونے کے بعد اس کا احسان تبھی اتارا جا سکتا ہے۔ کہ تمہارے دل سے اس شکریہ کی آواز نکلے جو عرش تک پہنچے، اللہ ہمیں ایسی دعاؤں کی توفیق دے جن سے پاک معاشرہ قائم ہو جائے۔

پھر حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں اللہ تعالیٰ اس پر اپنا دامن رحمت پھیلا دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اول یہ کہ کمزوروں پر رحم کرنا دوسرے والدین سے محبت وشفقت کرنا، تیسرے خادموں اور نوکروں سے احسان کا سلوک کرنا۔

پھر حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے احسان کا سلوک کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم سے بدسلوکی کی جائے۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب حق الیتم)

میرے پر یہ تاثر ہے خدا کرے کہ یہ تاثر صحیح ہو کہ یہاں اس ملک (غانا) میں عموماً اپنے بہن بھائیوں اور یتیم بچوں کی اچھی نگہداشت کی جاتی ہے۔ اللہ کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ان تمام مومنوں کے حق میں پوری ہوں جو یتیموں سے احسان کا سلوک کرتے ہیں۔ اور کسی احمدی کا گھر یہ حق ادا نہ کرکے کبھی بدترین گھر کے زمرے میں نہ آئے۔ اللہ کرے کہ یتیموں کی پرورش کا اعلیٰ خلق ہر احمدی گھرانے میں تمام دنیا میں قائم ہو جائے، کبھی یہ نہ ہو کہ احسان کرکے پھر احسان جتانے والے بھی پیدا ہو جائیں بلکہ اس محاورے پر عمل کرنے والے ہوں کہ نیکی کر دریا میں ڈال۔ یعنی پھر بھول جاؤ کہ کوئی نیکی کی بھی تھی۔

پھر یتیم بچوں سے حسن سلوک کرنے والوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور خوشخبری بھی دی ہے۔ حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یتیم بچے یا بچی کے سر پر محض اللہ کی خاطر دست شفقت پھیرا اس کے لئے ہر بال کے اوپر جس پر اس کا مشفق ہاتھ پھرے نیکیاں شمار ہوں گی۔ اور جس شخص نے اپنے زیر کفالت یتیم بچے یا بچی سے احسان کا معاملہ کیا وہ اور میں جنت میں یوں ہوں گے (آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر دکھایا)۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۲۵۰۔بیروت)

تو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں رفاقت مل جائے اس کو کیا چاہئے۔

پھر عورتوں سے حسن سلوک کے بارے میں کچھ بیان کرتا ہوں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس ہے کہ:

"مرد کو بہ نسبت عورت کے فطرتی قویٰ زبردست دیئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے مرد عورت پر حکومت کرتا چلا آیا ہے اور مرد کی فطرت کو جس قدر باعتبار کمال قوتوں کے انعام عطا کیا گیا ہے عورت کی قوتوں کو عطا نہیں کیا گیا۔ اور قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو مروت اور احسان کی رو سے ایک پہاڑ سونے کا بھی دے تو طلاق کی حالت میں واپس نہ لے، اس سے ظاہر ہے کہ اسلام میں عورتوں کی کس قدر عزت کی گئی ہے۔ ایک طور سے تو مردوں کو عورتوں کا نوکر ٹھہرایا گیا ہے اور بہرحال مردوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ ﴿**عَاشِرُوْهُنَّ بالمعروف**﴾ یعنی تم اپنی عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقلمند معلوم کر سکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروت سے پیش آتے ہو"۔ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۸)

پھر والدین کے احسان کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے "اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ مشکل سے اس کی ماں نے اپنے پیٹ میں اس کو رکھا اور مشکل ہی سے اس کو جنا۔ اور یہ مشکلات اس دور دراز مدت تک رہتی ہیں کہ اس کا پیٹ میں رہنا اور اس کے دودھ کا چھوٹنا ۳۰ مہینے میں جا کر تمام ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ایک نیک انسان اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے تو دعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو اس بات کی توفیق دے کہ تو نے جو مجھ پر اور میرے ماں باپ پر احسانات کئے ہیں تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں اور مجھے اس بات کی بھی توفیق دے کہ مَیں کوئی ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے ....۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۹ حاشیہ)

اول نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو۔ اور پھر دوسرا درجہ یہ ہے کہ تم اس سے بھی بڑھ کر حسن سلوک کرو۔ یہ احسان ہے۔ احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ممکن ہے احسان کرنے والا اپنا احسان جتلاوے۔ مگر ان سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبت ذاتی کے رنگ میں ہو جس میں احسان نمائی کا کوئی بھی حصہ نہیں ہوتا۔ جیسے ماں اپنے بچے کی پرورش کرتی ہے۔ جو اس پرورش میں کسی اجر اور صلے کی خواستگار نہیں ہوتی۔ بلکہ طبعی جوش ہوتا ہے جو بچے کے لئے اپنے سارے سکھ اور آرام قربان کر دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم احسان کے اعلیٰ خلق کو مکمل طور پر اپنانے والے ہوں اور دل کی گہرائیوں سے یہ خلق ادا کرنے والے ہوں۔ ہمارا کوئی فعل کبھی بھی ایسا نہ ہو جس سے کسی بھی طرف سے کسی بھی احمدی پر یہ انگلی اٹھے کہ یہ بداخلاق اور احسان فراموش ہے۔

آج کا خطبہ یہاں میں نے اُردو میں اس لئے دیا ہے کہ پاکستان کے ظالمانہ قانون نے خلیفہ وقت کی زبان بندی کی ہوئی ہے اور خلیفہ اسلام کی تعلیم جماعت کو دینے کا حق نہیں رکھتا۔ یا دوسرے الفاظ میں پاکستانی احمدی کو ظالمانہ قانون کی وجہ سے خلیفہ وقت کی آواز سننے سے محروم کیا گیا ہے لیکن ان دنیاداروں کو کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ کی تدبیر ان کی تدبیروں سے بہت بالا ہے اور انہوں نے خلیفہ وقت کی آواز ایک ملک میں بند کی تھی اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعے تمام دنیا میں یہ آواز پہنچا دی ہے۔ اور یہ خطبہ بھی یہاں سے تمام دنیا میں نشر ہو رہا ہے۔ تو بہرحال یہ پاکستانی احمدی کا حق بھی ہے اور یہ اس احسان کے شکرانے کا تقاضا بھی ہے جو پاکستانی مبلغین نے دنیا کے اس خطے میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو پہنچا کر کیا۔ پس اس احسان کا شکر ادا کرتے ہوئے جہاں ہمیں ان مبلغین کے لئے دعا کرنی چاہئے جو ابتداء میں یہاں احمدیت کا پیغام لے کر آئے۔ وہاں ان کی نسلوں اور قوم کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور ان کو بھی آزادی کے دن دیکھنے نصیب کرے اور وہ بھی آپ کی طرح جلسے منعقد کرنے کے قابل ہو سکیں۔

میں یہاں کی حکومت خاص طور پر صدر مملکت اور لوگوں کے پیار اور محبت کے سلوک پر ممنون احسان ہوں۔ اور **جَزَاکَ اللّٰہ خَیْرًا** کہتا ہوں۔ اور یہی سب سے بڑی دعا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر میں دلی جذبات کے ساتھ اپنے پیارے احمدی بھائیوں اور بہنوں کو دعا دیتا ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اس زمانے کے امام کی بیعت کی۔ اور اس کے خلیفہ سے محض للہ اخلاص و وفا اور محبت کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان، اخلاص اور وفا کے معیار میں مزید ترقیاں دیتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کے اس خطے میں پھیلانے کی توفیق دے۔

آج انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ کے بعد یہ جلسہ اختتام کو پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ جلسے کے ان دو دنوں میں جو کچھ آپ نے روحانی ترقی حاصل کی ہے اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر مشکل اور ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے آپ کو گھروں میں لے جائے۔ سفر میں ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو، اور آپ کی طرف سے ہمیشہ خوشیوں کی خبریں مجھے ملتی رہیں۔ اور میرا بھی یہ سفر جو مختلف ملکوں کا تقریباً ایک ماہ تک جاری رہے گا، اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے فضلوں کو سمیٹتا ہوا اپنے اختتام کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی ترقی کی تمام منازل کو پورا ہوتا ہوا ہمیں دکھائے۔ آمین

(اس خطبہ کا مقامی زبان میں ساتھ کے ساتھ ترجمہ کرنے کی سعادت مکرم عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا کو حاصل ہوئی)۔

❁❁❁❁❁

بقیہ:رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ از صفحہ نمبر ۴

دعائیں بڑی مقبول ہوتی ہیں۔اس لئے اپنے لئے اور اپنے ملک کے لئے دعائیں کریں۔

دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ لجنہ اماء اللہ کی جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر وہاں تشریف فرما ہوئے۔اس دوران بچیوں نے لوکل زبان میں خوش الحانی کے ساتھ نظمیں پڑھیں اور خواتین نے اھلاً وسھلاً ومرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے والہانہ انداز میں حضور انور کا استقبال کیا۔

اس کے بعد حضور دفتر تشریف لائے اور مہمانان خصوصی کو شرف ملاقات بخشا۔

اس جلسہ کے اختتامی اجلاس میں آرچ بشپ، ڈائریکٹر جنرل پولیس، سابق منسٹر آف ایجوکیشن، نمائندہ نیشنل آرمی، مسلم کمیونٹی، کمیونٹی تیجانہ اور مورونابہ کے نمائندگان کے علاوہ مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔جلسہ سالانہ میں ملک کی ۴۲۵ جماعتوں سے ۱۳۷۵۵ /افراد شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ نائیجیریا، ٹوگو، مالی، آئیوری کوسٹ اور غانا سے بھی افراد شامل ہوئے۔

اس جلسہ کی کارروائی کو یہاں کے نیشنل ٹی وی، ریڈیو اور پریس نے بہت عمدہ رنگ میں بڑی تفصیل کوریج دی اور جلسہ سالانہ کے مناظر دکھائے۔اور حضور انور کو خطاب کرتے ہوئے دکھایا گیا۔

چوتھا روز ۔ ۲۸/مارچ بروز اتوار:

حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد مہدی میں نماز فجر پڑھائی۔دس بجے بورکینا فاسو کے ۱۲ ریجنز سے آنے والے ریجنل صدران جماعت وسیکرٹریان، ذیلی تنظیموں کے صدران، زعماء و دیگر عہدیداران جن کی تعداد پانچ صد سے زائد تھی نے حضور انور سے شرف ملاقات پایا۔

سب عہدیداران ترتیب کے ساتھ قطاروں میں ریجن وائز بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے ان کے ریجن کے ناموں کی تختیاں آویزاں تھیں۔اس کے علاوہ آئیوری کوسٹ اور مالی سے آنے والے وفود بھی موجود تھے۔

حضور انور نے اس موقع پر فرمایا کہ آپ کو جلسہ سالانہ کے دوران میری باتیں اور دیگر تقاریر سننے کا موقع ملا ہے اور آپ Recharge ہوگئے ہیں۔اب واپس جا کر سب جماعتوں میں نظام جماعت کو مضبوطی سے قائم کریں۔آپ کے پاس مربیان ہیں ان سے راہنمائی لیں۔مجالس عاملہ کا ہر شعبہ فعال ہونا چاہئے۔صدر جماعت یا سیکرٹری مال کا فعال ہونا کافی نہیں۔ہر شعبہ کو اپنی ذمہ داری سنبھالنی چاہئے اور بیداری سے کام کرنا چاہئے۔

حضور انور نے اختتام پذیر ہونے والے جلسہ کے بارہ میں احباب کے تاثرات کے معلوم کرنے کے لئے سب سے پہلے بانفورا والوں سے دریافت فرمایا۔اس کے جواب میں بانفورا ریجن کے صدر نے کہا:

ہمارا جلسہ سالانہ تو اس روز سے ہی شروع ہوگیا تھا جب ہمیں یہ خبر ملی کہ ہمارے پیارے امام خلیفۃ المسیح بورکینا فاسو تشریف لا رہے ہیں۔اس سے قبل تو ہمیں آپ کو ایم ٹی اے اور تصاویر میں ہی دیکھنے کو موقع ملتا تھا لیکن آپ کو بالمشافہ دیکھنا ہمیں خواب لگتا ہے اور وفور جذبات کے باعث ان کا بیان ہمارے لئے ممکن نہیں۔

تنکوڈوگو ریجن کے نمائندے نے کہا کہ ہم سب بے حد خوش ہیں۔جلسہ سالانہ پر حضور تشریف لائے ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ہم خوشی کے اظہار کی طاقت نہیں پاتے۔

حضور نے فرمایا جزاکم اللہ۔

Gava ریجن کے ایک نمائندے سے سوال کئے جانے پر اس نے کہا کہ خاکسار نے ریڈیو اسلامک احمدیہ کے ذریعہ سے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔اس سے قبل ۴ جلسوں اور اجتماعات میں شرکت کی توفیق پا چکا ہوں۔لیکن اس دفعہ جو حضور کو دیکھا اور سنا ہے اس کی کیفیت الگ ہی ہے۔میں واپس لوٹوں گا اور سب کو حضور انور اور آپ کی تقاریر کے بارہ میں بتاؤں گا۔

اس نے مزید کہا کہ آپ کی تقاریر میں جماعتی خدمات کے بارہ میں سنا۔کنوؤں کی تعمیر کے سلسلہ میں آپ کی خدمات قابل ستائش ہیں اور ہمارے علاقہ میں بھی اس کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ لوگوں کے لئے روحانی پانی کا اہتمام کریں ظاہری پانی بھی مل جائے گا۔اور ارشاد فرمایا کہ ان کو کنوؤں کے پروگرام میں شامل کریں۔

آئیوری کوسٹ سے نیشنل صدر خدام الاحمدیہ نے کہا:

''یہ جلسہ بے حد کامیاب رہا۔صرف چند سال قبل یہاں کی جماعت کافی مختصر تھی اور آج اس جماعت نے نمایاں انداز میں ترقی کی ہے۔

ہم آئیوری کوسٹ سے نہایت تکلیف دہ اور انتہائی تھکا دینے والے سفر کے بعد پہنچے ہیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح کے چہرہ پر نگاہ پڑتے ہی محسوس ہوا جیسے تھکاوٹ کا کہیں نام ونشان نہ ہو۔

آخر پر انہوں نے آئیوری کوسٹ کے روز بروز بگڑتے ہوئے سیاسی اور بدامنی والے حالات کا ذکر کرتے ہوئے درخواست دعا کی۔اور عہد کیا کہ واپس لوٹ کر پُرجوش کام کریں گے تا کہ حالات بہتر ہوجانے کی صورت میں خلیفۃ المسیح آئیوری کوسٹ بھی دورہ کے لئے تشریف لائیں۔اور کہا کہ ہمارا سارا وفد جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا:

آئیوری کوسٹ میں اب بفضلہ تعالیٰ بڑی بڑی جماعتوں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ان سب کے ساتھ رابطہ رکھیں۔حالات کی وجہ سے جو رابطے کٹ گئے ہیں ان کو بحال کریں۔اور سب افراد کو نظام جماعت میں شامل کریں اور سب جماعتوں کے بار بار دورے کریں۔

فرمایا: آپ کے ملک کے حالات ٹھیک ہوں تا کہ میں وہاں دورہ کرسکوں۔

دیدگو ریجن کے نمائندہ نے اپنے جذبات بیان کرتے ہوئے کہا:

سب سے پہلے تو ہم سب کی طرف سے محبت بھرا سلام پیش خدمت ہے۔جلسہ کی خوشی ابھی تک دلوں میں بھری ہوئی ہے۔ہم پہلی دفعہ خلیفۂ وقت کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے ہیں اور حضور انور کے ساتھ تین دن روحانی ماحول میں رہے ہیں۔جب کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔اب ہم واپس جا کر آپ کی نصائح اور آپ کا پیغام اپنی جماعتوں کو پہنچائیں گے۔آپ کو دیکھتے ہی یوں لگتا ہے کہ آپ باخدا آدمی ہیں۔آج بورکینا فاسو کی زمین کتنی خوش قسمت ہے کہ آپ کے قدم یہاں پڑے ہیں۔احمدیت کے ساتھ ہمارا لگاؤ پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے۔الحمدللہ۔

آنحضرت ﷺ نے آئندہ زمانہ میں خلافت کے قیام کی پیشگوئی فرمائی تھی اور یہ نصیحت فرمائی تھی کہ ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنا۔آج ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہیں گے۔آپ کے آنے سے خلافت سے متعلق یہ پیشگوئی ہم پر زیادہ واضح ہوگئی ہے۔ہم انشاء اللہ آپ کے ساتھ رہیں گے۔ہم ہر لحہ آپ کے ساتھ ہیں۔اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر۔ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ آپ کی تشریف آوری بار بار یہاں ہو۔ہم احمدیت کی ترقی کے لئے دعا کرتے ہیں۔آپ ہماری روحانی ترقی کے لئے دعا کریں۔ہم کمزور ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا فضل فرمائے۔

وائی گویا (Oyhgoya) ریجن کے نمائندہ نے کہا:

آج ہم بہت خوش ہیں۔ہم ان پہلے لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کی۔آپ کو دیکھ کر، آپ سے مل کر ہم بے حد خوش ہیں۔پاکستان سے آنے والے مبلغین بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ایسے مبلغ ہر جگہ ہونے چاہئیں۔اس پر حضور نے فرمایا کہ ہر جگہ پاکستانی مبلغ نہیں جاسکتے۔آپ خود بھی مبلغ بنیں۔

اس نمائندہ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ یہاں بورکینا فاسو میں احمدیت کے درخت نے پھل دئے ہیں۔اب یہ پھل پک گئے ہیں اور آج ہم یہ پھل کھا رہے ہیں۔حضور سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید پھلوں کے حصول کی توفیق بخشے۔

اس پر حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو مزید درخت لگانے اور مزید پھلوں کے حصول کی توفیق دے۔

اس کے بعد حضور انور نے باری باری تمام ریجنز اور آئیوری کوسٹ اور مالی (Mali) کے وفود سے مصافحہ فرمایا۔

مصافحہ کے بعد بعض لوگوں نے خصوصاً بڑی عمر کے لوگوں نے کہا کہ ہم بہت تکلیف اٹھا کر اور لمبا سفر کر کے دو دن میں یہاں پہنچے ہیں اور ہم سارے راستہ میں یہ دعا کرتے رہے کہ خدا تعالیٰ ایسا موقع پیدا فرمادے کہ ہم خلیفہ کو اپنے ہاتھ لگالیں۔بعد میں معلوم نہیں کہ زندگی میں دوبارہ ملاقات ہو۔آج اللہ نے ہماری دعا سن لی ہے اور ہمارے ہاتھوں نے حضور انور کے ہاتھوں کو چھولیا ہے۔

حضور انور سے مصافحہ کرنے کے بعد بعض لوگ اپنا ہاتھ اپنے چہرہ پر اور اپنے کپڑوں پر ملتے۔ہر ایک کی محبت کا اپنا انداز تھا۔ایک صاحب نے مصافحہ کے بعد اپنے ہاتھ پر رومال لپیٹ لیا کہ اب میرے ہاتھ کو کوئی دوسرا ہاتھ نہ لگے اور میں اس برکت کو ساتھ لئے رکھوں۔

ایک روز حضور انور نے گزرتے ہوئے ایک بچے کو پیار کیا اور اس سے مصافحہ فرمایا تو قریب کھڑے لوگوں نے اس بچے کا ماتھا چومنا شروع کر دیا۔کہ حضور کا ہاتھ اس بچے کو لگا ہے۔

❀❀❀❀❀

جلسہ سالانہ بورکینا فاسو میں مالی (Mali) کی ۱۹ جماعتوں سے ۱۲۰/احباب جلسہ میں شامل ہوئے۔ جن میں جماعتوں کے صدران، صدر خدام الاحمدیہ اور دیگر احباب، خواتین اور بچے تھے۔

آئیوری کوسٹ (Ivory Coast) سے ۱۵۲/افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔جس میں مجلس عاملہ کے ممبران، صدر مجلس انصار اللہ، صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور مختلف ریجنز کی ۲۱ جماعتوں کے احباب شامل ہوئے۔

ان سب احباب سے مصافحہ کرنے کے بعد حضور انور دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔اس کے بعد ۱ بج کر ۳۰ منٹ پر فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو ڈیڑھ بجے تک جاری رہیں۔

شام ساڑھے پانچ بجے حضور انور مشن ہاؤس تشریف لائے اور 'چلڈرن کلاس' ہوئی۔حضور انور نے ایک بچے کو تلاوت کے لئے بلایا اور نظم کے لئے بھی ایک بچے کا انتخاب فرمایا۔اس کے بعد ناصرات نے نظم ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' کا فرنچ ترجمہ خوش الحانی سے پڑھا۔اس کے بعد ایک گروپ نظم پیش کی گئی۔ ایک بچے نے فرنچ زبان میں استقبالیہ تقریر کی اور حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے بورکینا فاسو کا تعارف پیش کیا۔

ناصرات نے ایک نغمہ ''اھلاً وسھلاً ومرحبا'' خوش الحانی سے پیش کیا اور جولا (Djoola) زبان میں بھی ایک نغمہ پیش کیا گیا۔

آئیوری کوسٹ سے آئے ہوئے بچوں نے بھی ایک فرنچ نظم جس کا اختتام 'اَللّٰہ ھُوْ' پر ہوتا تھا پیش کی۔ حضور انور نے اس کے ترنم کو اس قدر پسند فرمایا کہ ساتھ ساتھ خود بھی دہراتے رہے۔آخر میں حضور انور نے ان سب بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائیں۔

رات آٹھ بج کر تیس منٹ پر جماعت بورکینا فاسو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں "Mess Des Officiers" میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا تھا جس میں جماعتی عہدیداران کے علاوہ بعض شخصیات بھی شامل ہوئیں۔رات ۹ بج کر ۳۰ منٹ پر یہ تقریب ختم ہوئی جس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

پانچواں روز۔ ۲۹/مارچ ۲۰۰۴ء بروز سوموار:

حضور انور نے نماز فجر مسجد المہدی (واگاڈوگو) میں پڑھائی۔

۹بج کر ۳۰منٹ پر حضور انور نے ''احمدیہ ہیومینٹی فرسٹ سنٹر'' کا معائنہ فرمایا۔ یہ سنٹر ملک کے دارالحکومت واگاڈوگو میں ایک تین منزلہ عمارت میں قائم ہے۔ جہاں نوجوانوں کو تعلیم دینے کے لئے ۴۰ کمپیوٹر موجود ہیں۔غریبوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے برکینا فاسو میں جماعت کے اس کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ سے ۵۸۰ طلبا ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں جن میں سے ۲۵۰ کو مفت ٹریننگ دی گئی۔اس وقت ۹۰ طلبا زیر تربیت ہیں۔اس کے علاوہ حکومت کے مختلف سکولز کے ۱۰۰/اساتذہ بھی زیر تربیت ہیں۔

جب حضور انور معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تو اس وقت یہ طلبا مختلف کمپیوٹرز پر بیٹھے ٹریننگ لے رہے تھے۔حضور انور نے اس سنٹر کو دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔

اس سنٹر کے ساتھ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت خواتین کے لئے ایک سلائی سکول کھولا گیا ہے جہاں سلائی سکھانے کے بعد ضرورتمند خواتین کو سلائی مشینیں بھی دی جاتی ہیں۔اس وقت تک ۲۴ سے زائد خواتین ٹریننگ لے چکی ہیں اور اتنی ہی تعداد میں ٹریننگ لے رہی ہیں۔حضور انور جب اس سلائی سکول کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تو صدر صاحبہ لجنہ بورکینا فاسو نے اس سلائی سکول کا تعارف کروایا۔اس وقت بھی خواتین اور بچیاں سلائی سیکھ رہی تھیں۔اس موقع پر ضرورتمند خواتین کو تحفۃً سلائی مشین مہیا کرنے کی تقریب بھی ہوئی۔حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے ۲۰ خواتین کو مشینیں دیں۔

دونوں سنٹرز کے معائنہ کے دوران نیشنل ٹی وی، ریڈیو اور پریس کے نمائندے موجود تھے۔نیشنل ٹی وی نے دوپہر ایک بجے کی خبروں میں اور پھر رات کی خبروں میں اس معائنہ کی اور سلائی مشین کی تقسیم کی بہت عمدہ رنگ میں کوریج دی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ہیومینیٹی سنٹر کی وزیٹر بک میں لکھا:

''ما شاء اللہ! ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ سے اچھا کام ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت کی توفیق دے۔آمین''۔

اس کے بعد حضور انور نے احمدیہ ہسپتال واگاڈوگو کا معائنہ فرمایا۔جب حضور انور ہسپتال پہنچے تو ڈاکٹر محمود بھنوں صاحب نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔حضور نے ہسپتال کے مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا اور ڈاکٹر صاحب سے مختلف امور سے متعلق دریافت فرماتے رہے۔

ہسپتال کے معائنہ کے بعد حضور مشن ہاؤس تشریف لائے جہاں علاقہ کے میئر Ouadragou Zakaria (ودراگوزکریا) نے حضور انور سے ملاقات کی۔میئر نے کہا کہ مَیں حضور انور سے برکت لینے آیا ہوں۔حضور نے جلسہ کے افتتاحی خطاب میں امن کے بارہ میں جو تعلیمات بیان کی ہیں مَیں نے بہت غور سے سنی ہیں۔مَیں سمجھتا ہوں کہ اب یہی تعلیم ہماری زندگی کا دستور العمل ہونا چاہئے۔اور اس کے مطابق ہمیں عمل کرنا چاہئے۔مَیں ہر وقت جماعت کی خدمت اور تعاون کے لئے تیار ہوں۔جماعت کے کاموں کے لئے میرا ہر دروازہ کھلا ہے۔

حضور انور نے میئر کو 'اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ' والی انگوٹھی تحفہ میں دی۔آخر پر میئر نے اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے دعا کی درخواست کی۔

گیارہ بجے حضور انور سے ملاقات کے لئے Minister of State for Agriculture، Hon. Salif Djalo تشریف لائے۔انہوں نے کہا کہ مجھے یہ سعادت حاصل ہے کہ میں لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے مل چکا ہوں۔اب ملک سے باہر تھا، واپس آیا تو آپ سے ملنے آیا ہوں۔

زراعت کے تعلق میں مختلف منصوبوں اور پروگراموں پر گفتگو ہوئی۔حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے ملک میں پانی کی بہت کمی ہے۔'سفیدے' کا درخت بہت پانی جذب کرتا ہے اس لئے آپ کے ملک میں ان درختوں کا لگانا مناسب نہیں۔

۱۱بج کر ۳۰منٹ پر حضور انور کے ساتھ آئیوری کوسٹ سے آنے والے مبلغین کی میٹنگ ہوئی۔ یہ میٹنگ پونے ایک بجے تک جاری رہی۔جس میں حضور انور نے آئیوری کوسٹ کے ملکی حالات، جماعتی حالات اور مختلف شعبوں میں کام کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔امیر صاحب آئیوری کوسٹ نے نقشہ کی مدد سے ملکی صورتحال حضور انور کی خدمت میں پیش کی۔حضور انور نے فرمایا کہ غانا میں قیام کے دوران مَیں آئیوری کوسٹ بھی آیا تھا اور جام سکرو بھی گیا تھا۔اس پر امیر صاحب آئیوری کوسٹ نے حضور کو بتایا کہ جام سکرو کو اب ملک کا مستقل دارالحکومت بنانے کا پروگرام ہے۔

نماز ظہر وعصر کے بعد حضور انور نے ایک طفل عزیز عبدالفتاح کی نماز جنازہ پڑھائی۔یہ بچہ اپنے والدین کے ساتھ جلسہ میں شرکت کے لئے تنکوڈوگو کی جماعت 'لال گئی' سے آیا تھا۔ایک رات بیمار رہا اور دوسرے دن ہسپتال میں اس کی وفات ہوگئی۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شام پانچ بجے حضور انور فیملی ملاقاتوں کے لئے مشن ہاؤس تشریف لائے اور سات بجے تک ملاقاتیں فرمائیں۔بعدہ آئیوری کوسٹ سے آنے والے مجلس عاملہ کے ممبران سے ملاقات کی۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

چھٹا روز۔ ۳۰/مارچ ۲۰۰۴ء بروز منگل:

حضور انور نے نماز فجر مسجد المہدی واگاڈوگو میں پڑھائی اور پھر صبح آٹھ بج کر ۳۰ منٹ پر ڈوری شہر (Dori) کے لئے روانہ ہوئے۔واگاڈوگو سے ڈوری شہر کا فاصلہ ۲۶۵ کلومیٹر ہے جس میں ۱۰۵ کلومیٹر پکّی سڑک ہے جبکہ ۱۶۰ کلومیٹر کچی سڑک ہے۔اور راستہ بہت خراب ہے۔دوران سفر مٹی اور گرد اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ اگلی پچھلی گاڑیاں نظر نہیں آتیں۔بعض جگہوں پر تو یوں لگتا ہے مٹی کا طوفان آ گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ مع قافلہ ٹھیک ایک بجے ڈوری پہنچے۔یہ شہر صحرائی علاقہ میں واقع ہے۔ریت بہت ہے۔دن کو درجہ حرارت ۵۰ ڈگری تک چلا جاتا ہے جب کہ رات ٹھنڈی ہوتی ہے۔ڈوری شہر سے ۱۰۰ میل آگے صحارا ڈیزرٹ (Sahara Desert) یعنی صحرائے اعظم شروع ہو جاتا ہے جو دنیا کا سب سے بڑا صحرا ہے۔مختلف ممالک سے ٹورسٹ اسے دیکھنے آتے ہیں۔

ڈوری شہر میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے احمدیہ مسجد 'بیت الطاہر' نظر آتی ہے جو بالکل مین روڈ پر واقع ہے۔سڑک پر کھڑے احمدی احباب نے ہاتھ ہلا کر نعروں کے ذریعہ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

ساڑھے چار بجے حضور انور نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔نماز کے بعد مسجد سے ملحقہ قطعہ زمین پر حضور انور نے بورکینا فاسو کے پہلے 'احمدیہ پرائمری سکول' کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا کروائی۔یہ قطعہ ۱۵/ایکڑ ہے جو حکومت نے جماعت کو دیا ہے۔

اس کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حَمّہ ھادی صاحب نے کی۔نظم محمود اُوروحیسر صاحب نے پڑھی۔اس کے بعد حضور انور نے ڈوری ریجن کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب سے خطاب فرمایا۔تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

معزز مہمان جو اس جلسہ میں شریک ہیں۔پیارے احمدی بھائیو/ بہنو۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پھر فرمایا: مَیں مختصراً کچھ باتیں آپ لوگوں سے کروں گا۔سب سے پہلے میری تمام احمدیوں سے درخواست ہے کہ وہ ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ ان پر خدا کا ایک بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھنے اور اس پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔

اس وقت دنیا میں کروڑوں اربوں لوگ ایسے ہیں جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں اور اپنے مذہب کی تعلیم کے مطابق کسی ایسے مصلح یا نبی کی تلاش میں ہیں جو آ کر ان کے حالات بدلے اور مختلف دینوں کے ماننے والوں کو صحیح راستہ پر چلائے۔لیکن آپ وہ خوش قسمت ہیں جو اعلان کر رہے ہیں کہ جو آنے والا تھا وہ آ گیا اور ہم نے اس کو مان بھی لیا اور اس کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق عمل بھی کر رہے ہیں جو درحقیقت قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تمام دنیا کے لئے مبعوث فرمایا ہے اس لئے مسیح محمدی بھی تمام دنیا کے بگڑے ہوئے دینوں کو سدھارنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔اس لئے اب آپ کا کام ہے کہ دنیا کو بتائیں کہ آؤ ہم سے سیکھو، اللہ کا قرب حاصل کرو اور اپنی نجات کے سامان پیدا کرو۔لیکن اس سے پہلے ہمیں اپنے اندر بھی بہت سی تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔سب سے پہلی اور بنیادی چیز یہ ہے کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانیں۔اس کی عبادت بجالائیں اور اس طریق کے مطابق اس کی عبادت کریں جس طرح کرنے کا اس نے حکم دیا ہے۔

پانچ وقت نمازوں کا اہتمام کریں۔صرف نماز پڑھ لینا کافی نہیں۔مردوں کے لئے حکم ہے کہ تم پانچ وقت نمازیں باجماعت ادا کرو۔یہ مسجد جو آپ نے بنائی ہے اس کو آباد رکھنا اب آپ کا کام ہے۔اب آپ کی طرف سے چند مہینوں کے اندر یہ خبریں آنی چاہئیں کہ یہ مسجد چھوٹی پڑ گئی ہے ہمیں اب بڑی مسجد چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نماز باجماعت ادا کرنے سے ایک حکم کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی عادت بھی پڑے گی۔اور نظام جماعت کی اطاعت کی عادت بھی پیدا ہوگی اور جب اس طرح مسجدوں میں نماز پڑھنے کے لئے آئیں گے تو اس کا ثواب بھی گھروں میں پڑھنے والی نمازوں سے زیادہ ہوگا۔اور اس طرح آپس میں محبت واخوت اور وحدت بھی پیدا ہوگی۔اگر یہ وحدت ہم میں پیدا ہوگی تو سمجھ لیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کی بعثت کا مقصد پہچان لیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت سے اعلیٰ اخلاق کی توقع رکھتے ہیں اور یہ کہ جماعت کے ہر فرد کو کوئی امتیازی خلق اپنانا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی بچہ جو پڑھنے کی عمر کو پہنچ چکا ہے اس کے ماں باپ کو اس کی تعلیم کی طرف توجہ دینی چاہئے۔اور جہاں تک تعلیم کے حصول میں مالی وسائل کے حائل ہونے کے تعلق ہے تو مجھے اطلاع دیں انشاء اللہ جماعت اس کا انتظام کرے گی۔مالی وسائل آپ کی تعلیم میں حائل نہیں ہوں گے۔

ہر احمدی بچے کا فرض ہے کہ تعلیم حاصل کرے کیونکہ یہ آنحضرت ﷺ کا حکم ہے۔جیسا کہ فرمایا کہ ہر مسلمان کو تعلیم حاصل کرنا چاہئے خواہ اسے چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔یعنی مشکلات میں سے بھی گزرنا پڑے پھر بھی تعلیم حاصل کرے۔

بنیادی تعلیم کے لئے جماعت یہاں سکول کھول رہی ہے۔آج اس کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے اور اب یہ سکول ہائی سکول لیول تک جائے گا۔انشاء اللہ۔

پھر ایسے نوجوانوں کو جو تعلیم حاصل نہیں کر پاتے مزید کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں۔جن نوجوانوں نے تعلیم حاصل نہیں کی۔ان کو ضرور کوئی نہ کوئی پیشہ اختیار کرنا چاہئے۔کوئی کام ضرور کرنا چاہئے۔ایک مومن کے شایان شان نہیں کہ فارغ بیٹھ رہے اور کوئی کام نہ کرے۔مردوں کو عورتوں کی نسبت زیادہ کام کرنا چاہئے۔یہاں کی عورتیں

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہر ایک پرہیز گار کو اس تمدنی زندگی میں غض بصر کی عادت ڈالنا چاہئے

اگر پردے کی اپنی پسند سے تشریح کرنی شروع کر دیں تو اس کا تقدس کبھی قائم نہیں ہو سکتا

پردے کی اہمیت کے ضمن میں والدین کی ذمہ داریاں اور بعض تربیتی امور کا پرمعارف بیان

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز-فرموده ۳۰رجنوری ۲۰۰۴ء بمطابق ۳۰رصلح ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلک يوم الدين – إياک نعبد و إياک نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِکَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَايُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِاُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ۔ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔(النور: ۳۱-۳۲)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ، جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے از خود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیرنگیں مردوں کے لئے یا مردوں میں ایسے خادموں کے لئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں۔ اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کر دیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں۔ اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

آج کی ان آیات سے جو مَیں نے تلاوت کی ہیں، سب کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ کس چیز کے بارہ میں مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اس مضمون کو خلاصةً دو تین مرتبہ پہلے بھی مختلف اوقات میں بیان کر چکا ہوں۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ اس مضمون کو کھولنے کی مزید ضرورت ہے۔ کیونکہ بعض خطوط سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی بہت سے ایسے ہیں جو اس حکم کی اہمیت کو یعنی پردے کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ کوئی کہہ دیتا ہے کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے کیا صرف پردہ ہی ضروری ہے؟۔ کیا اسلام کی ترقی کا انحصار صرف پردہ پر ہی ہے؟ کئی لوگ کہنے لگ جاتے ہیں کہ یہ فرسودہ باتیں ہیں، پرانی باتیں ہیں۔ اور ان میں نہیں پڑنا چاہئے، زمانے کے ساتھ چلنا چاہئے۔ گو جماعت میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت معمولی ہے لیکن زمانے کی رَو میں بہنے کے خوف سے دل میں بے چینی پیدا ہوتی ہے اور اس معمولی چیز کو بھی معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔

ایسے لوگوں کو میرا ایک جواب یہ ہے کہ جس کام کو کرنے یا نہ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے اور اس کامل اور مکمل کتاب میں اس بارہ میں احکام آ گئے ہیں اور جن اوامر و نواہی کے بارہ میں آنحضرت ﷺ ہمیں بتا چکے ہیں کہ یہ صحیح اسلامی تعلیم ہے تو اب اسلام اور احمدیت کی ترقی اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔ چاہے اسے چھوٹی سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ اور یہ آخری شرعی کتاب جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتاری ہے اس کی تعلیم کبھی فرسودہ اور پرانی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جن کے دلوں میں ایسے خیالات آتے ہیں وہ اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور استغفار کریں۔

ان آیات میں جن باتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کو مَیں مزید کھولتا ہوں۔ سب سے پہلے تو مردوں کو حکم ہے کہ غضِ بصر سے کام لیں۔ یعنی اپنی آنکھ کو اس چیز کو دیکھنے سے روکے رکھیں جس کا دیکھنا منع ہے۔ یعنی بلا وجہ نامحرم عورتوں کو نہ دیکھیں۔ جب بھی نظر اٹھا کر پھریں گے تو پھر تجسس میں آنکھیں پیچھا کرتی چلی جاتی ہیں اس لئے قرآن شریف کا حکم ہے کہ نظریں جھکا کے چلو۔ اسی بیماری سے بچنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نیم وا آنکھوں سے چلو۔ یعنی ادھ کھلی آنکھوں سے، راستوں پر پوری آنکھیں پھاڑ کر نہ چلو۔ بند بھی نہ ہوں کہ ایک دوسرے کو ٹکریں مارتے پھرو۔ لیکن اتنی کھلی ہوں کہ کسی بھی قسم کا تجسس ظاہر نہ ہوتا ہو کہ جس چیز پر ایک دفعہ نظر پڑ جائے پھر اس کو دیکھتے ہی چلے جانا ہے۔ نظر کس طرح ڈالنی چاہئے اس کی آگے حدیث سے وضاحت کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے علامہ طبری کا جو بیان ہے وہ پیش کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ غض بصر سے مراد اپنی نظر کو ہر اس چیز سے روکنا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے. (تفسیر الطبری جلد ۱۸ ص ۱۱۶،۱۱۷)

تو مردوں کے لئے تو پہلے ہی حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ اور اگر مرد اپنی نظریں نیچی رکھیں گے تو بہت سی برائیوں کا تو یہیں خاتمہ ہو جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”ہر ایک پرہیز گار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے۔ بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدّنی زندگی میں غضِ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آجائے گی۔ (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۰۲-۱۰۳۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۴۴۴)

پھر مومن عورتوں کے لئے حکم ہے کہ غض بصر سے کام لیں اور آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اگر عورت اونچی نظر کر کے چلے گی تو ایسے مرد جن کے دلوں پر شیطان نے قبضہ کیا ہوا ہے وہ تو پھر ان عورتوں کے لئے مشکلات ہی پیدا کرتے رہیں گے۔ تو ہر عورت کو چاہئے کہ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو بدنامی سے بچانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے غض بصر کا، اس پر عمل کریں تا کہ کسی بھی قسم کی بدنامی کا باعث نہ ہوں۔ کیونکہ اس قسم کے مرد جن کے دلوں میں کجی ہو، شرارت ہو تو وہ بعض دفعہ ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا لیتے ہیں اور پھر بلاوجہ کے تبصرے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے اپنی بیویوں کو یہاں تک فرمایا تھا کہ اگر مخنث آئے تو اس سے بھی پردہ کرو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ باہر جا کر دوسرے مردوں سے باتیں کریں اور اس طرح اشاعت فحش کا موجب ہو۔ تو دیکھیں آنحضرت ﷺ نے کس حد تک پابندی لگائی ہے۔ کجا یہ کہ جوان مرد جن کے دل میں کیا کچھ ہے ہمیں نہیں پتہ، ان سے نظر میں نظر ڈال کر بات کی جائے یا دیکھا جائے۔ بلکہ یہ بھی حکم ہے کہ کسی مجبوری کی وجہ سے کسی مرد سے بات کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو ایسا لہجہ ہونا چاہئے جس میں تھوڑی سی خفگی ہو، ترشی ہو تا کہ مرد کے دل

میں کبھی کوئی براخیال نہ پیدا ہو۔تو اس حد تک سختی کا حکم ہے اور بعض جگہوں پر ہمارے ہاں شادیوں وغیرہ پر لڑکوں کو کھانا Serve کرنے کے لئے بلا لیا جاتا ہے۔ دیکھیں کہ سختی کس حد تک ہے اور کجا یہ ہے کہ لڑکے بلا لئے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ چھوٹی عمر والے ہیں حالانکہ چھوٹی عمر والے بھی جن کو کہا جاتا ہے وہ بھی کم از کم ۱۷۔۱۸ سال کی عمر کے ہوتے ہیں ۔ بہرحال بلوغت کی عمر کو ضرور پہنچ گئے ہوتے ہیں۔وہاں شادیوں پر جوان بچیاں بھی پھر رہی ہوتی ہیں اور پھر پتہ نہیں جو بیرے بلائے جاتے ہیں کس قماش کے ہیں تو جیسا کہ مَیں نے کہا ہے بلوغت کی عمر کو پہنچ چکے ہوتے ہیں اور ان سے پردے کا حکم ہے ۔اگر چھوٹی عمر کے بھی ہیں تو جس ماحول میں وہ بیٹھتے ہیں، کام کر رہے ہوتے ہیں ایسے ماحول میں بیٹھ کر ان کے ذہن بہرحال گندے ہو چکے ہوتے ہیں۔اور سوائے کسی استثناء کے الا ماشاء اللہ، اچھی زبان ان کی نہیں ہوتی اور نہ خیالات اچھے ہوتے ہیں۔ پاکستان میں تو مَیں نے دیکھا ہے کہ عموماً یہ لڑکے تسلی بخش نہیں ہوتے ۔تو ماؤں کو بھی کچھ ہوش کرنی چاہئے کہ اگر ان کی عمر پردے کی عمر سے گزر چکی ہے تو کم از کم اپنی بچیوں کا تو خیال رکھیں ۔ کیونکہ ان کام کرنے والے لڑکوں کی نظریں تو آپ نیچی نہیں کر سکتے ۔ یہ لوگ باہر جا کر تبصرے بھی کر سکتے ہیں اور پھر بچیوں کی، خاندان کی بدنامی کا باعث بھی ہو سکتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ احمدی لڑکے، خدام، اطفال کی ٹیم بنائی جائے جو اس طرح شادیوں وغیرہ پر کام کریں ۔خدمت خلق کا کام بھی ہو جائے گا اور اخراجات میں بھی کمی ہو جائے گی ۔ بہت سے گھر ہیں جو ایسے بیروں وغیرہ کو رکھنا Afford ہی نہیں کر سکتے لیکن دکھاوے کے طور پر بعض لوگ بلا بھی لیتے ہیں تو اس طرح احمدی معاشرے میں باہر سے لڑکے بلانے کا رواج بھی ختم ہو جائے گا ۔خدام الاحمدیہ، انصار اللہ یا اگر لڑکیوں کے فنکشن ہیں تو لجنہ اماء اللہ کی لڑکیاں کام کریں ۔اور اگر زیادہ ہی شوق ہے کہ ضرور ہی خرچ کرنا ہے، Serve کرنے والے لڑکے بلانے ہیں یا لوگ بلانے ہیں تو پھر مردوں کے حصے میں مرد آئیں ۔ یہاں مَیں نے دیکھا ہے کہ عورتیں بھی Serve کرتی ہیں عورتوں کے حصے میں تو وہاں پھر عورتوں کا انتظام ہونا چاہئے اور اس بارہ میں کسی بھی قسم کے احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے ۔جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ بعض لوگ دیکھا دیکھی خرچ کر رہے ہوتے ہیں تو یہ ایک طرح کا احساس کمتری ہے۔کسی قسم کا احساس کمتری نہیں ہونا چاہئے ۔اگر یہ ارادہ کر لیں کہ ہم نے قرآن کے حکم کی تعمیل کرنی ہے اور پاکیزگی کو بھی قائم رکھنا ہے تو کام تو ہو ہی جائے گا لیکن اس کے ساتھ ہی آپ کو ثواب بھی مل رہا ہوگا۔

پھر فرمایا کہ زینت ظاہر نہ کرو۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جیسا عورتوں کو حکم ہے میک اپ وغیرہ کر کے باہر نہ پھریں ۔ باقی قد کاٹھ، ہاتھ پیر، چلنا پھرنا، جب باہر نکلیں گے تو نظر آ ہی جائے گا۔ یہ زینت کے زمرے میں اس طرح نہیں آتے کیونکہ اسلام نے عورتوں کے لئے اس طرح کی قید نہیں رکھی ۔تو فرمایا کہ جو خود بخود ظاہر ہوتی ہو اس کے علاوہ ۔ باقی چہرے کا پردہ ہونا چاہئے اور یہی اسلام کا حکم ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی ایک تشریح یہ فرمائی تھی کہ ماتھے سے لے کر ناک تک کا پردہ ہو۔ پھر چادر سامنے گردن سے نیچے آ رہی ہو۔اس طرح بال بھی نظر نہیں آنے چاہئیں ۔سکارف یا چادر جو بھی چیز عورت اوڑھے وہ پیچھے سے بھی اتنی لمبی ہو کہ بال وغیرہ چھپ جاتے ہوں۔

﴿اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ یعنی سوائے اس کے جو آپ ہی آپ ظاہر ہو اس کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

﴿ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ یعنی سوائے اس کے جو آپ ہی آپ ظاہر ہو۔ یہ الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ جو چیز خود بخود ظاہر ہو شریعت نے صرف اس کو جائز رکھا ہے۔ یہ نہیں کہ جس مقام کو کوئی عورت آپ ظاہر کرنا چاہے۔اس کا ظاہر کرنا اس کے لئے جائز ہو۔ میرے نزدیک آپ ہی آپ ظاہر ہونے والی موٹی چیزیں دو ہیں یعنی قد اور جسم کی حرکات اور چال لیکن عقلاً یہ بات ظاہر ہے کہ عورت کے کام کے لحاظ سے یا مجبوری کے لحاظ سے جو چیز آپ ہی آپ ظاہر ہو وہ پردے میں داخل نہیں ۔ چنانچہ اسی اجازت کے ماتحت طبیب عورتوں کی نبض دیکھتا ہے۔ کیونکہ بیماری مجبور کرتی ہے کہ اس چیز کو ظاہر کر دیا جائے۔

پھر فرمایا کہ: اگر کسی گھرانے کے مشاغل ایسے ہوں کہ عورتوں کو باہر کھیتوں میں یا میدانوں میں کام کرنا پڑے تو اُن کے لئے آنکھوں سے لے کر ناک تک کا حصہ کھلا رکھنا جائز ہوگا۔اور پردہ ٹوٹا ہوا نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ بغیر اس کے کھولنے کے وہ کام نہیں کرسکتیں ۔ اور جو حصہ ضروریات زندگی کے لئے اور ضروریاتِ معیشت کے لئے کھولنا پڑتا ہے اس کا کھولنا پردے کے حکم میں ہی شامل ہے۔.......... لیکن جس عورت کے کام اسے مجبور نہیں کرتے کہ وہ کھلے میدانوں میں نکل کر کام کرے اُس پر اس اجازت کا اطلاق نہ ہوگا۔غرض اِلَّـا مَـاظَهَـرَ مِنْهَـا کے ماتحت کسی مجبوری کی وجہ سے جتنا حصہ ننگا کرنا پڑے ننگا کیا جاسکتا ہے۔(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ۲۹۸۔۲۹۹)

تو اس تفصیل سے پردے کی حد کی بھی کافی حد تک وضاحت ہوگئی کہ کیا حد ہے۔ چہرہ چھپانے کا بہرحال حکم ہے۔اس حد تک چہرہ چھپایا جائے کہ بے شک ناک ننگا ہو اور آنکھیں ننگی ہوں تا کہ دیکھ بھی سکے اور سانس بھی لے سکے۔

چہرہ کا پردہ کیوں ضروری ہے اس بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے احادیث سے یہ دلیل دی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابیہ کو کسی لڑکی کا رشتہ آیا تھا، اس کی شکل دیکھنے کے لئے بھیجا تا کہ دیکھ کر آئیں ۔اگر چہرہ کا پردہ نہ ہوتا تو ظاہر ہے کہ پھر تو ہر ایک نے شکل دیکھی ہوتی۔

پھر دوسری مرتبہ یہ واقعہ حدیث میں بیان ہوتا ہے کہ جب ایک لڑکے کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم فلاں لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہو۔تم نے اس کو دیکھا ہے؟ اگر نہیں دیکھا تو جا کر دیکھ آؤ۔ کیونکہ پردے کا حکم تھا بہرحال دیکھا نہیں ہوگا۔تو جب وہ اس کے گھر گیا اور لڑکی کو دیکھنے کی خواہش کی تو اس کے باپ نے کہا کہ نہیں اسلام میں پردے کا حکم ہے اور مَیں تمہیں لڑکی نہیں دکھا سکتا۔ پھر اس نے آنحضرت ﷺ کا حوالہ دیا تب بھی وہ نہ مانا۔ بہرحال ہر ایک کی اپنی ایمان کی حالت ہوتی ہے۔ اسلام کے اس حکم پر اس کی زیادہ سختی تھی بجائے اس کے کہ آنحضرت ﷺ کے حکم کو موقعہ محل کے مطابق تسلیم کرتا اور مانتا۔تو لڑکی جو اندر بیٹھے یہ باتیں سن رہی تھی وہ باہر نکل آئی کہ اگر آنحضرت ﷺ کا حکم ہے تو پھر ٹھیک ہے میرا چہرہ دیکھ لو۔تو اگر چہرہ کے پردہ کا حکم نہیں تھا تو حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے یہ کیوں فرمایا۔ ہر ایک کو پتہ ہوتا کہ فلاں لڑکی کی یہ شکل ہے اور فلاں کی فلاں شکل۔

اسی طرح ایک موقع پر آنحضرت ﷺ اعتکاف میں تھے۔رات کو حضرت صفیہ کو چھوڑنے جا رہے تھے تو سامنے سے دو آدمی آ رہے تھے ان کو دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا گھونگھٹ اٹھاؤ اور فرمایا دیکھ لو یہ میری بیوی صفیہ ہی ہے۔کوئی شیطان تم پر حملہ نہ کرے اور غلط الزام لگانا نہ شروع کر دو۔ تو چہرے کا پردہ بہرحال ہے۔

پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

’’وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں منہ چھپانے کا حکم نہیں ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ زینت چھپاؤ اور سب سے زیادہ زینت کی چیز چہرہ ہی ہے اگر چہرہ چھپانے کا حکم نہیں تو پھر زینت کیا چیز ہے جس کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔ بے شک ہم اس حد تک قائل ہیں کہ چہرے کو اس طرح چھپایا جائے کہ اس کا صحت پر کوئی برا اثر نہ پڑے مثلاً باریک کپڑا ڈال لیا جائے یا عرب عورتوں کی طرز کا نقاب بنا لیا جائے جس میں آنکھیں اور ناک کا نتھنا آزاد رہتا ہے۔مگر چہرے کو پردے سے باہر نہیں رکھا جاسکتا‘‘۔(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۳۰۱)

پھر فرمایا کہ جو جو عورتیں بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو جائیں اور نکاح کے قابل نہ رہیں وہ اگر معروف پردہ چھوڑ دیں تو جائز ہے ہاں خواہ مخواہ زیور پہن کر اور بناؤ سنگار کر کے باہر نہ نکلیں یعنی پردہ ایک عمر تک ہے اس کے بعد پردہ کے احکام ساقط ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ملک نے پردہ کے احکام کو ایسی بری طرح استعمال کیا ہے کہ جوان عورتیں پردہ چھوڑ رہی ہیں۔ اور بوڑھی عورتوں کو جبراً گھروں میں بٹھایا جا رہا ہے۔......عورت کا چہرہ پردہ میں شامل ہے ورنہ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ کے یہ معنے کرنے پڑیں گے کہ مونہہ اور

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

❀❀ ❀ ❀❀

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

BELA BOUTIQUE

ہرموسم اور موقع کے لئے زنانہ ملبوسات، فینسی سینڈلز،

مردانہ سوٹ، اچکن، پرنس سوٹ اور کھلا کپڑا

اس کے علاوہ کپڑوں کی سلائی اور مرمت Anderung کا مکمل انتظام ہے

Kaiser Str. 64 (Kaiserpassage-Laden 31-33) 60329 Frankfurt (Germany)

Tel: 069-24279400 - e:mail- BELAboutique@aol.com

ہاتھ تو پہلے ہی ننگے تھے اب سینہ اور بازو بھی بلکہ سارا بدن بھی ننگا کرنا جائز ہو گیا حالانکہ اسے کوئی بھی تسلیم نہیں کرتا۔(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ۳۹۶۔۳۹۷)

ہوتا یہی ہے کہ اگر پردہ کی خود تشریح کرنی شروع کر دیں اور ہر کوئی پردے کی اپنی پسند کی تشریح کرنی شروع کر دے تو پردے کا تقدس کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ماں باپ دونوں کو اپنی اولاد کے پردے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور یہ دونوں کی ذمہ داری ہے۔

اب کسی نے لکھا کہ مغربی ملک میں ملازمت کے سلسلہ میں ایک یونیفارم ہے جس میں جینز اور بلاؤز یا سکرٹ استعمال ہوتا ہے تو کیا مَیں یہ پہن کر کام کر سکتی ہوں۔ اس کو مَیں نے جواب دیا کہ اگر لمبا کوٹ پہن کر اور سکارف سر پر رکھ کر کام کرنے کی اجازت ہے تو ٹھیک ہے ورنہ کوئی اجازت نہیں۔

اب اس میں جن عزیزوں یا رشتوں کا ذکر ہے کہ ان سے پردہ کی چھوٹ ہے ان میں وہ سب لوگ ہیں جو انتہائی قریبی رشتہ دار ہیں۔ یعنی خاوند ہے، باپ ہے یا سسر ہے، بھائی ہے یا بھتیجے، بھانجے وغیرہ۔ ان کے علاوہ باقی جن سے رشتہ داری قریبی نہیں ان سب سے پردہ ہے۔

پھر فرمایا کہ اپنی عورتوں کے سامنے تم زینت ظاہر کر سکتی ہو۔ حضرت مصلح موعود ؓ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے سامنے زینت ظاہر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسی عورتیں جو ہیں جن سے بے تکلفانہ یا بے حجابانہ تمہیں سامنے نہیں آنا چاہئے۔ اب بازاری عورتیں ہیں ان سے بچنے کی تو ہر شریف عورت کوشش کرتی ہے۔ ان کی حرکات، ان کا کردار ظاہر و باہر ہوتا ہے، سامنے ہوتا ہے لیکن بعض عورتیں ایسی بھی ہیں جو غلط قسم کے لوگوں کے لئے کام کر رہی ہوتی ہیں۔ اور گھروں میں جا کر پہلے بڑوں سے دوستی کرتی ہیں۔ جب ماں سے اچھی طرح دوستی ہو جائے تو پھر بچیوں سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور آہستہ آہستہ بعض دفعہ برائیوں کی طرف ان کو لے جاتی ہیں۔ تو ایسی عورتوں کے بارہ میں بھی یہ حکم ہے کہ ہر ایرے غیرے کو، ہر عورت کو اپنے گھروں میں نہ گھسنے دو۔ ان کے بارہ میں تحقیق کر لیا کرو، اس کے بعد قدم آگے بڑھاؤ۔

حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے کہ پہلے یہ طریق ہوا کرتا تھا لیکن اب کم ہے۔ (کسی زمانے میں کم تھا لیکن آج کل پھر بعض جگہوں سے ایسی اطلاعیں آتی ہیں کہ پھر بعض جگہوں پر ایسے گروہ بن رہے ہیں)۔ جو اس قسم کی حرکات کرتے ہیں۔ خاص طور پر احمدی بچوں کو پاکستان میں بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہئے۔ بلکہ ماں باپ کو بھی احتیاط کرنی چاہئے کہ بعض دفعہ گھریلو کام کے لئے ایک عورت گھر میں داخل ہوتی ہے اور اصل میں وہ ایجنٹ ہوتی ہے کسی کی اور اس طرح پھر آہستہ آہستہ ورغلا کر پہلے دوستی کے ذریعہ اور پھر دوسرے ذریعوں سے غلط قسم کی عادتیں ڈال دیتی ہیں بچیوں کو۔ تو ایسے ملازمین یا ملازمائیں جو رکھی جاتی ہیں، ان سے احتیاط کرنی چاہئے اور بغیر تحقیق کے نہیں رکھنی چاہئے۔ اسی طرح اب اس طرح کا کام، بری عورتوں والا، انٹرنیٹ نے بھی شروع کر دیا ہے۔ جرمنی وغیرہ میں اور بعض دیگر ممالک میں ایسی شکایات پیدا ہوئی ہیں کہ بعض لوگوں کے گروہ بنے ہوئے ہیں جو آہستہ آہستہ پہلے علمی باتیں کر کے یا دوسری باتیں کر کے چارہ ڈالتے ہیں اور پھر دوستیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر غلط راستوں پر ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مَیں متعدد بار انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں احتیاط کا کہہ چکا ہوں۔ بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ باپوں کی بھی ذمہ داری ہے، یہ ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں بچوں کو ہوشیار کریں۔ خاص طور پر بچیوں کو۔ اللہ تعالیٰ ہماری بچیوں کو محفوظ رکھے۔ تو ملازم رکھنے ہوں یا دوستیاں کرنی ہوں جس کو آپ اپنے گھر میں لے کر آ رہے ہیں اس کے بارہ میں بہت چھان بین کر لیا کریں۔ آج کل کا معاشرہ ایسا نہیں کہ ہر ایک کو بلا سوچے سمجھے اپنے گھر میں لے آئیں۔ یہ قرآن کا حکم ہے اور اس پر عمل کرنے میں ہی ہماری بھلائی ہے۔

پھر بعض جگہوں پر یہ بھی رواج ہے کہ ہر قسم کے ملازمین کے سامنے بے حجابانہ آ جاتے ہیں۔ تو سوائے گھروں کے وہ ملازمین یا وہ بچے جو بچوں میں پلے بڑھے ہیں یا پھر بہت ہی ادھیڑ عمر کے ہیں۔ جو اس عمر سے گزر چکے ہیں کہ کسی قسم کی بدنظری کا خیال پیدا ہوا یا گھر کی باتیں باہر نکالنے کا ان کو کوئی خیال ہو۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے لوگوں سے، ملازمین سے، پردہ کرنا چاہئے۔ بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے ملازمین جن کو ملازمت میں آئے چند ماہ ہی ہوئے ہوتے ہیں، بے دھڑک بیڈروم میں بھی آ جا رہے ہوتے ہیں اور عورتیں اور بچیاں بعض دفعہ وہاں بغیر دوپٹوں کے بھی بیٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور اس کو روشن دماغی کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ روشن دماغی نہیں ہے۔ جب اس کے نتائج سامنے آتے ہیں تو پچھتاتے ہیں۔

پھر جو چھوٹ ہے اس آیت میں وہ چھوٹے بچوں سے پردہ کی ہے۔ فرمایا کہ چال بھی تمہاری اچھی ہونی چاہئے، باوقار ہونی چاہئے، یونہی پاؤں زمین پر مار کے نہ چلو۔ اور ایسی باوقار چال ہو کہ کسی کو جرأت نہ ہو کہ تمہاری طرف غلط نظر سے دیکھ بھی سکے۔ جب تم پردوں میں ہوگی اور مکمل طور پر صاحب وقار ہوگی تو کسی کو جرأت نہیں ہو سکتی کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر ڈالے۔

پھر ہمارے معاشرے میں زیور وغیرہ کی نمائش کا بھی بہت شوق ہے۔ گو چوروں ڈاکوؤں کے خوف سے اب اس طرح تو نہیں پہنا جاتا لیکن پھر بھی شادی بیاہوں پر اس طرح بعض دفعہ ہو جاتا ہے کہ راستوں سے عورتیں گزر کر جا رہی ہوتی ہیں جہاں مرد بھی کھڑے ہوتے ہیں اور وہاں ڈگر ڈگر زیور کی نمائش بھی ہو رہی ہوتی ہے۔ تو اس سے بھی احتیاط کرنی چاہئے۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ نے پاؤں زمین پر مارنے سے ایک یہ بھی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ شریعت نے ناچ یا ڈانس کو بھی مکمل طور پر منع کر دیا ہے کیونکہ اس سے بے حیائی پھیلتی ہے اور بعض عورتیں کہتی ہیں کہ عورتیں عورتوں میں ناچ لیں تو کیا حرج ہے؟ عورتوں کے عورتوں میں ناچنے میں بھی حرج ہے۔ قرآن کریم نے کہہ دیا ہے کہ اس سے بے حیائی پھیلتی ہے تو بہر حال ہر احمدی عورت نے اس حکم کی پابندی کرنی ہے۔

اگر کہیں شادی بیاہ وغیرہ میں اس قسم کی اطلاع ملتی ہے کہ کہیں ڈانس وغیرہ یا ناچ ہوا ہے تو وہاں بہر حال نظام کو حرکت میں آنا چاہئے اور ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔

اب بعض عورتیں ایسی ہیں جن کی تربیت میں کمی ہے کہہ دیتی ہیں کہ ربوہ جاؤ تو وہاں تو لگتا ہے کہ شادی اور مرگ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کوئی ناچ نہیں، کوئی گانا نہیں، کچھ نہیں۔ تو اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ شرفاء کا ناچ اور ڈانس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اگر کسی کو اعتراض ہے تو ایسی شادیوں میں نہ شامل ہو۔ جہاں تک گانے کا تعلق ہے تو شریفانہ قسم کے، شادی کے گانے لڑکیاں گاتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔ پھر دعائیہ نظمیں ہیں جو پڑھی جاتی ہیں۔ تو یہ کس طرح کہہ سکتی ہیں کہ شادی میں اور موت میں کوئی فرق نہیں، یہ سوچوں کی کمی ہے۔ ایسے لوگوں کو اپنی حالت درست کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہم تو دعاؤں سے ہی نئے شادی شدہ جوڑوں کو رخصت کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی نئی زندگی کا ہر لحاظ سے بابرکت آغاز کریں اور ان کو اس خوشی کے ساتھ ساتھ دعاؤں کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا گھر آباد رکھے، نیک اور صالح اولاد بھی عطا فرمائے۔ پھر یہ کہ وہ دونوں دین کے خادم ہوں اور ان کی نسلیں بھی دین کی خادم ہوں۔ پھر یہ ہے کہ دونوں فریق جو شادی کے رشتے میں منسلک ہوئے ہیں، ان کے لئے یہ دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ وہ اپنے والدین کے اور اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ تو احمدی تو اسی طرح شادی کرتے ہیں اگر کسی کو اس پر اعتراض ہے تو ہوتا رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہی حکم ہے کہ خوشیاں بھی مناؤ تو سادگی سے مناؤ اور اللہ کی رضا کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ کیونکہ ہماری کامیابی کا انحصار اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اس کی طرف جھکنے میں ہی ہے۔ اس لئے ہم تو اسی طرح شادیاں مناتے ہیں۔ اور جو غیر بھی ہماری شادیوں میں شامل ہوتے ہیں وہ اچھا اثر لے کر جاتے ہیں۔

اب چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

ابو ریحانہ روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک رات انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ’’آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی۔ اور آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے‘‘۔

پھر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو

Kaiser Travel

Tel: 040-89726601 Mob: 0177-7601843 Fax : 040-89726603

اپنے کرم فرماؤں کے لیے خوشخبری

دنیا بھر میں کسی بھی جگہ خوشگوار سفر کے لئے خصوصی رعایت کے ساتھ سستی اور یقینی نشستوں کے حصول کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ ہمارے ہاں ہر ائیر لائن کی ٹکٹوں کی سہولت موجود ہے۔

پاکستان کے لئے ہماری سپیشل آفر

☆GULF AIR فرینکفرٹ سے کراچی، اسلام آباد، پشاور، لاہور 429.- Euro

سستی اور یقینی نشستیں حاصل کرنے کیلئے جلد سے جلد رابطہ کریں! بکنگ کی کوئی فیس نہیں!

گرمیوں کی چھٹیوں میں پریشانی سے بچنے کیلئے ابھی سے بکنگ کروائیں

Preis gilt bis zum 30.06.2004☆Alle Priese sind in Euro ohne Tax

Änderung und Druckfehler vorbehalten.

ACHTUNG! Storno Gebühren nach der Ticket ausstellung zwichen 100 und 150 Euro p.Person

دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے۔اوراس آنکھ پر بھی حرام ہے جواللہ عزوجل کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو۔

(سنن دارمی، کتاب الجہاد، باب فی الذی یسھر فی سبیل اللہ حارسا)

تو دیکھیں غض بصر کا کتنا بڑا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں اوراس کی راہ میں جہاد کرنے والوں،شہید ہونے والوں یا دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والی آنکھ کا رتبہ ایسے لوگوں کوحاصل ہورہاہے۔ اس حکم پر عمل کرتے ہوئے ،ہمیشہ عبادت بجالانے والے ہوں گےاوراللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں گے۔

حضرت ابوسعید خُدریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''راستوں پر مجلسیں لگانے سے بچو۔صحابہؓ نے عرض کی ، یارسول اللہ ہمیں رستوں میں مجلسیں لگانے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر رستے کا حق ادا کرو۔انہوں نے عرض کی کہ اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہر آنے جانے والے کے سلام کا جواب دو،غض بصر کرو، راستہ دریافت کرنے والے کی رہنمائی کرو، معروف باتوں کا حکم دواورناپسندیدہ باتوں سے روکو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۲۱ مطبوعہ بیروت)

دیکھیں کس قدر تاکید ہے کہ اول اگر کام نہیں ہے تو کوئی بلاوجہ راستے میں نہ بیٹھے۔اوراگر مجبوری کی وجہ سے بیٹھنا ہی پڑے تو پھر راستے کا حق ادا کرو۔ بلاوجہ نظریں اٹھا کے نہ بیٹھے رہو بلکہ غض بصر سے کام لو، اپنی نظروں کو نیچا رکھو، کیونکہ یہ نہیں کہ ایک دفعہ نظر پڑ گئی تو پھر ایک سرے سے دیکھنا شروع کیا اور دیکھتے ہی چلے گئے۔

اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس تھی اور میمونہؓ بھی ساتھ تھیں.تو ابن ام مکتومؓ آئے یہ پردہ کے حکم کے نزول سے بعد کی بات ہے.تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس سے پردہ کرو.ہم نے عرض کی یارسول اللہ کیا وہ نابینا نہیں؟ نہ وہ ہمیں دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی پہچان سکتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم دونوں بھی اندھی ہو.اور تم اس کو دیکھ نہیں رہیں۔

(ترمذی کتاب الأدب عن رسول اللہ باب ما جاء فی احتجاب النساء من الرجال)

دیکھیں کس قدر پابندی ہے پردہ کی کہ غض بصر کا حکم مردوں کو تو ہے ،ساتھ ہی عورتوں کے لئے بھی ہے کہ تم نے کسی دوسرے مرد کو بلاوجہ نہیں دیکھنا۔

حضرت جریرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ''اچانک نظر پڑ جانے'' کے بارہ میں دریافت کیا۔حضور نے فرمایا ''اِصْرِفْ بَصَرَکَ'' اپنی نگاہ ہٹالو۔

(ابو داؤد کتاب النکاح باب فی ما یؤمر بہ من غض البصر)

تو دیکھیں اسلامی پردہ کی خوبیاں۔نظر پڑ جاتی ہے ٹھیک ہے،قدرتی بات ہے۔ایک طرف تو یہ فرما دیا عورت کو کہ تمہیں باہر نکلنے کی اجازت اس صورت میں ہے کہ پردہ کرکے باہر نکلو۔اور جو ظاہری نظر آنے والی چیزیں ہیں،خود ظاہر ہونے والی ہیں ان کے علاوہ زینت ظاہر نہ کرو۔اور دوسری طرف مردوں کو یہ کہہ دیا کہ اپنی نظریں نیچی رکھو، بازار میں بیٹھو تو نظر نیچی رکھو اور اگر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹالو تاکہ نیک معاشرے کا قیام عمل میں آتا رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ فضل (بن عباس) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے تو خَثْعَمْ قبیلہ کی ایک عورت آئی۔فضل اسے دیکھنے لگ پڑے اور وہ فضل کو دیکھنے لگ گئی۔تو اس پر نبی کریم ﷺ نے فضل کا چہرہ دوسری طرف موڑ دیا۔

(بخاری کتاب الحج باب وجوب الحج وفضلہ)

حضرت اَبوامامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان کی کسی عورت کی خوبصورتی پر نگاہ پڑتی ہے اور وہ غض بصر کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے ایسی عبادت کی توفیق دیتا ہے جس کی حلاوت وہ محسوس کرتا ہے.(مسند أحمد مسند باقی الانصار باب حدیث أبی أمامة الباھلی الصدی بن عجلان)

تو دیکھیں نظریں اس لئے نیچی کرنا کہ شیطان اس پر کہیں قبضہ نہ کرلے، اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو نیکیوں کی توفیق دیتا ہے اور عبادات کی توفیق دیتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفسِ انسانی پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے۔کیونکہ ابتداء میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذراسی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے...... یہ ہے سِرّ اسلامی پردہ کا اور میں نے خصوصیت سے اسے ان مسلمانوں کے لئے بیان کیا ہے جن کو اسلام کے احکام اور حقیقت کی خبر نہیں۔

(البدر جلد ۳ نمبر ۳۳ مورخہ ۸/ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۔۷۔بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۴۴۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پرشہوت آوازیں نہ سنیں اور اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیرمحرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہوکر سر پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔یہ وہ تدبیر ہے کہ جس سے پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۰۰۔۱۰۱۔بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۴۴۴)

پھر فرمایا: مومن کو نہیں چاہئے کہ دریدہ دہن بنے یا بے محابا اپنی آنکھ کو ہر طرف اٹھائے پھرے، بلکہ ﴿یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ﴾ (النور:۳۱) پر عمل کرکے نظر کو نیچی رکھنا چاہئے اور بدنظری کے اسباب سے بچنا چاہئے۔''(ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۳۳ مطبوعہ ربوہ)

اب یہ جو غض بصر کا حکم ہے ، پردے کا حکم ہے اور توبہ کرنے کا بھی حکم ہے، یہ سب احکام ہمارے فائدے کے لئے ہیں ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنا پیار، اپنا قرب عطا فرمائے گا کہ اس کے احکامات پر عمل کیا۔لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اس معاشرے میں، اس دنیا میں جہاں تم رہ رہے ہو، ان نیکیوں کی وجہ سے تمہاری پاکدامنی بھی ثابت ہو رہی ہوگی اور کوئی انگلی تم پر یہ اشارہ کرتے ہوئے نہیں اٹھے گی کہ دیکھو یہ عورت یا مرد اخلاقی بے راہ روی کا شکار ہے، ان سے بچ کر رہو۔اور یہ کہتے پھریں لوگ کہ خود بھی بچو اور اپنے بچوں کو بھی ان سے بچاؤ۔نہیں بلکہ ہر جگہ اس نیکی کی وجہ سے ہمیں عزت کا مقام ملے گا۔دیکھیں جب ھرقل بادشاہ نے ابوسفیان سے آنحضرت ﷺ کی تعلیم کے بارہ میں پوچھا کہ کیا ان کی تعلیم ہے اور کیا ان کے عمل ہیں۔ تو باوجود دشمنی کے ابوسفیان نے اور بہت ساری باتوں کے علاوہ یہی جواب دیا کہ وہ پاکدامنی کی تعلیم دیتے ہیں۔تو ھرقل نے اس کو جواب دیا کہ یہی ایک نبی کی صفت ہے۔

پھر محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل امور کی وصیت کی پھر ایک لمبی روایت بیان کی جس میں سے ایک وصیت یہ ہے۔کہ عفت (یعنی پاکدامنی) اور سچائی، زنا اور کذب بیانی کے مقابلہ میں بہتر اور باقی رہنی والی ہے۔

(سنن دارقطنی، کتاب الوصایا، باب مایستحب بالوصیة من التشھدوالکلام)

تو پاکدامنی ایسی چیز ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور جس میں ہو اس کا طرہ امتیاز ہوگی اور ہمیشہ ہر

KENWRIGHT & LYNCH SOLICITORS
& COMMISSIONERS FOR OATHS

Our legal advice includes:

Immigration, Asylum , Nationality ,Work Permits, Business Visas, ECO matters & Appeals, Conveyancing, Landlord & Tenants, Family & Ancillary matters, Employment .

Contact:

Muzaffar Mansoor, Solicitor & Expert Witness Asylum Cases

Robyn Lynch, Martin Chambers Solicitors.

2 Mitcham Road Tooting Broadway London SW17 0TF

Tel: 020 8767 1211 Fax: 020 8672 0486.

Freephone: 0800 716929

Email: Kenwrightlynch@legaleys.fsnet.co.uk

LEGAL AID FRANCHISE

M. S. DOUBLE GLAZING LTD

Supplier & Installers

UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries

For Friendly Quote Please Contact: ***Muhammad Sajid Qamar***

Tel: 020 8664 8040 Mobile:07734470783 Fax: 020 8665 6685

Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee

احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

انگلی اس پر اس کی نیکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اٹھے گی۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہوسکتی ہیں"۔ (اب اس میں ایسی عورتیں بھی ہیں جو پردہ میں نہیں ہوتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو عورت پردے میں نہیں ہے اس کو دیکھنے کی اجازت ہے بلکہ ان کو بھی دیکھنے سے بچیں)۔" اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنے، ان کے حسن کے قصے نہ سنے۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔ (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۰۰۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۴۴۰)

اب تو گانے وغیرہ سے بڑھ کر بیہودہ فلموں تک نوبت آ گئی ہے۔ اس بارے میں عورتوں اور مردوں دونوں کو یکساں احتیاط کی ضرورت ہے، دونوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ دکانیں کھلی ہوئی ہیں، جا کے ویڈیو کیسٹ لے آئیں یا سیڈیز لے آئیں، اور پھر انتہائی بیہودہ اور لچر قسم کی فلمیں اور ڈرامے ان میں ہوتے ہیں۔ جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی اس بارہ میں نظر رکھنی چاہئے اور اس کے نتائج سے لوگوں کو، بچوں کو آگاہ کرتے رہنا چاہئے، سمجھانا چاہئے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ یہ چیزیں بالآخر غلط راستوں پر لے جاتی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

خدائے تعالیٰ نے خلق احصان یعنی عفت کے حاصل کرنے کیلئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاک دامن رہنے کیلئے پانچ علاج بھی بتلا دیئے ہیں۔ یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا، کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا، نامحرموں کے قصے نہ سننا، اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ۔

اس جگہ ہم بڑے دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں صرف اسلام ہی سے خاص ہے اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوات کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیر کے الگ نہیں ہوسکتا یہی ہے کہ اس کے جذبات شہوت محل اور موقع پا کر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے۔ یا یوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے خدائے تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں۔ اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کرلیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کریں لیکن پاک خیال سے سنیں بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں۔ نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر سے۔ اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے۔ بلکہ ہمیں چاہئے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مردار سے، تا ٹھوکر نہ کھاویں۔ کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۳۔۳۴۴)

پھر فرمایا: خدا تعالیٰ نے چاہا کہ انسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی بھی تکلیف پیش نہ آئے جس سے بدخطرات جنبش کرسکیں۔

پھر آپ عورتوں کے لئے پردے کے بارہ میں فرماتے ہیں:

"شرعی پردہ یہ ہے کہ چادر کو حلقہ کے طور پر کر کے اپنے سر کے بالوں کو کچھ حصہ پیشانی اور زنخدان کے ساتھ بالکل ڈھانک لیں اور ہر ایک زینت کا مقام ڈھانک لیں۔ مثلاً منہ پر اردگرد اس طرح پر چادر ہو کہ صرف آنکھیں اور ناک تھوڑا سا ننگا ہو اور باقی اس پر چادر آ جائے۔ اس قسم کے پردہ کو انگلستان کی عورتیں آسانی سے برداشت کرسکتی ہیں اور اس طرح پر سیر کرنے میں کچھ حرج نہیں آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۱ صفحہ ۱۷۔ ماہ جنوری ۱۹۰۵ء۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۴۴۶)

تو آج کل جو برقعے کا رواج ہے، کوٹ کا اور نقاب کا، اگر وہ صحیح طور پر ہو، ساتھ چپکا ہوا برقعہ یا کوٹ نہ ہو تو بڑا اچھا پردہ ہے۔ اس سے ہاتھ بھی کھلے رہتے ہیں، آنکھیں بھی کھلی رہتی ہیں، سانس بھی آتا رہتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"وہ جس کی زندگی ناپاکی اور گندے گناہوں سے ملوث ہے وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے اور مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایک صادق انسان کی طرح دلیری اور جرأت سے اپنی صداقت کا اظہار نہیں کرسکتا اور اپنی پاک دامنی کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ دنیوی معاملات میں ہی غور کر کے دیکھ لو کہ کون ہے جس کو ذرا سی بھی خدا نے خوش حیثیتی عطا کی ہو اور اس کے حاسد نہ ہوں۔ ہر خوش حیثیت کے حاسد ضرور ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی لگے رہتے ہیں۔ یہی حال دینی امور کا ہے۔ شیطان بھی اصلاح کا دشمن ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ اپنا حساب صاف رکھے اور خدا سے معاملہ درست رکھے۔ خدا کو راضی کرے پھر کسی سے خوف نہ کھائے اور نہ کسی کی پروا کرے۔ ایسے معاملات سے پرہیز کرے جن سے خود ہی مورد عذاب ہو جاوے مگر یہ سب کچھ بھی تائید غیبی اور توفیق الٰہی کے سوا نہیں ہوسکتا۔ صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا کا فضل شامل حال نہ ہو۔ ﴿خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا﴾ (النساء: ۲۹) انسان ناتواں ہے۔ غلطیوں سے پر ہے۔ مشکلات چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ پس دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرے اور تائیدات غیبی اور فضل کے فیضان کا وارث بنا دے"۔ (ملفوظات جلد پنجم، طبع جدید صفحہ ۵۴۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز جنازہ حاضر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۰/ مارچ ۲۰۰۴ء بروز بدھ قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم خواج احمد چوہدری صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مکرم خواج احمد چوہدری صاحب ۷/ مارچ ۲۰۰۴ء بروز اتوار کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اِنّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

آپ کا تعلق گاؤں بھوپال ضلع سیالکوٹ سے تھا اور آپ یہاں آنے والے پہلے احمدیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ۴ بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

مکرم سردار اسد زمان خان۔ آف کینیڈا۔ مورخہ ۲۱/ فروری ۲۰۰۴ء کو ۴۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

آپ مکرم سردار جی خان (سردار گل زمان خان صاحب) آف ایبٹ آباد کے بیٹے تھے۔ طالب علمی کے زمانہ میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہے۔ مرحوم نہایت مخلص اور نڈر احمدی تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ۲ بیٹے اور ۳ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے، درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

"سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔
(از ملفوظات جلد ۲ ایڈیشن اول صفحہ ۱۲۲)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (۳۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (۴۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (۶۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 8553-3611

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی سیرۃ

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے سیدنا طاہر نمبر میں حضورؒ کی سیرت مبارکہ بحیثیت ہمدرد و شفیق باپ اور خواتین کے محسن کے طور پر محترمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

آپ بیان کرتی ہیں کہ جب سے مَیں نے ہوش سنبھالا، ابا کو بہت پابندی سے نماز تہجد ادا کرنے والا پایا۔ ہر صبح ابا کی بہت پیاری خوبصورت تلاوت قرآن کریم ہمارے گھر کو روشن کردیتی تھی۔ نماز تو خیر اُن کی روح کی غذا تھی۔ اسی لئے بچپن میں ہی ہمیں احساس تھا کہ اگر ہم نماز پڑھ لیں تو باقی بچپن کی نادانیاں اور شرارتیں قابل معافی ہیں۔ صبح کی نماز کے لئے ہمیشہ خود مجھے اٹھایا۔ اگر دوبارہ سوجاتی تو پھر اُسی پیار سے اٹھاتے۔ مجھے یاد نہیں کہ کبھی اس بات پر چڑ کر ڈانٹا ہو البتہ نماز کا پابند بنانے کے لئے ضرور ڈانٹ پڑی۔ کبھی نماز تہجد یا نماز فجر کے لئے اٹھاتے تو بتاتے کہ کیا کیا دعائیں مانگو۔ یہ دعائیں انسانیت کی بہتری، تمام انبیاء، آنحضورﷺ، آپؐ کے صحابہؓ، خلفاءؓ، تمام عالم اسلام، حضرت مسیح موعودؑ، آپؑ کے خلفاء، شہداء، تمام قربانی کرنے والے، واقفین زندگی اور ان کے خاندان، یتیموں، بیواؤں، اسیروں، بیماروں، غرباء کے بعد اپنے بزرگوں، خاندان، ماں باپ، بہن بھائیوں کے بعد فرماتے "پھر اپنے لئے دعا کرنا"۔

حضورؒ کی جماعتی مصروفیات خلافت سے پہلے بھی بہت زیادہ تھیں۔ لیکن جب بھی آپؒ گھر ہوتے تو ہمارے ذہن اور عمر کے مطابق ہر چیز ہم سے Share کرتے، کھیلتے بھی تھے، ہماری دلچسپی کی بات میں حصہ لیتے۔ مجھے بچپن سے شاعری سے لگاؤ تھا، آپؒ نے مختلف شاعروں کی کئی غزلیں مجھے سنائیں اور ہر شعر کی تشریح بھی فرمائی (اکثر تشریح شعر سے بھی خوبصورت ہوتی)۔ بہت بچپن میں مَیں نے ایک شعر کہا جو میری عمر کے لحاظ سے بالکل بچوں والا تھا۔ میری بہن نے اُسے کوئلہ سے کمرہ کی دیوار پر سفید پینٹ پر لکھ دیا۔ حضورؒ نے دیکھا تو بہت انجوائے کیا۔ بعد میں پانچ چھ سال تک (جب تک ہمارا نیا گھر نہیں بنا) حضورؒ نے اُس دیوار پر پینٹ نہیں کروایا۔

کئی بار دبے پاؤں آکر آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیتے اور انتظار کرتے کہ دوسرا بوجھ لے۔ ہمیں ساتھ لے کر زمینوں پر جاتے تو فصلوں وغیرہ کے بارہ میں بتاتے۔ رات کو قرآن کریم سے اخذ کی ہوئی کہانیاں سناتے۔ ہمیں حضورؒ نے خود تیرنا، سائیکل چلانا اور گھوڑ سواری سکھائی۔ پردہ کی حدود میں رہتے ہوئے خواہش رکھتے کہ ہم ہر سرگرمی میں حصہ لیں۔

حضورؒ کی طبیعت میں سادگی اور سچی انکساری تھی۔ اپنے ذاتی کام خود کرتے۔ خلافت سے پہلے بعض دفعہ اپنے کپڑے بھی دھو لیتے۔ اپنا ناشتہ آخری بیماری شروع ہونے تک خود ہی بناتے رہے۔ گھر کی چھوٹی چھوٹی چیزیں خود مرمت کرلیتے۔ آپؒ کو ہر شخص کی صلاحیتوں کو ابھارنے اور ان سے استفادہ کرنے کا خاص ملکہ تھا۔ بچپن میں مَیں آپ کی ڈاک کے کاغذات چھیڑتی تو آپ مجھے ڈانٹ کر اٹھا دینے کی بجائے فرماتے کہ میری پرائیویٹ سیکرٹری بن جاؤ اور جس طرح مَیں کہوں اُس طرح میرے کاغذات ترتیب دیا کرو۔ اس طرح مجھ میں احساس ذمہ داری بھی پیدا کردیتے اور خوش بھی کردیتے۔

میری بہن مونا کی پیدائش سے پہلے ابا کو فطری خواہش تھی کہ بیٹا ہو۔ مجھے نماز کیلئے اٹھاتے تو کہتے کہ بھائی کیلئے دعا کرنا۔ لیکن جب مونا پیدا ہوئی تو ابا نے بے حد خوشی کا اظہار کیا اور اس کے عقیقہ کے دو بکرے ذبح کروائے تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ بیٹی پیدا ہونے پر اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی بیٹا پیدا ہونے پر ہوتی۔ آپ ہمارا بے حد خیال رکھتے۔ میری بہن شوکی دمہ کی وجہ سے بیمار ہوجایا کرتی تو ابا ساری ساری رات اس کے لئے جاگتے۔ کبھی میری آنکھ کھلتی تو آپؒ شوکی کو اٹھائے ٹہلتے نظر آتے۔

حضورؒ نے ہمارے دلوں میں سچ سے محبت پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ یہاں تک کہ فرضی کہانیاں سننا یا سنانا بھی ناپسند کرتے تھے۔ ہمیشہ کہتے: میری بیٹیاں جھوٹ نہیں بولتیں۔

مہمانوں کا بے حد اکرام کرتے۔ جلسہ سالانہ کا اس طرح اہتمام ہوتا جیسے شادی بیاہ کی تقریب ہو۔ ایک دفعہ سارا گھر مہمانوں کو دے کر خود صحن میں ٹینٹ لگاکر وہاں منتقل ہوگئے۔ ہر آنے والے کی تواضع کرتے۔ کئی بار کھانا بھی خود بنالیا۔

غرباء سے شروع سے پیار بھرا شفقت کا سلوک تھا۔ ہمیں نصیحت فرماتے کہ وہی خدا ان کا بھی خالق ہے جو ہمارا ہے، ان کی محرومی کی وجہ سے خود کو ان سے بہتر نہ سمجھنا، جن نعمتوں سے خدا نے تمہیں نوازا ہے، غرباء کا بھی ان میں حق ہے (اللہ تعالیٰ نے بھی ہماری املاک میں ضرور تمندوں کے لئے حق کا لفظ استعمال فرمایا ہے، حصہ کا نہیں)۔ خلافت کے بعد تو ابا نے ہر احمدی سے بے اندازہ محبت کی۔ امی نے مجھے ایک دفعہ بتایا کہ تمہارے ابا روزانہ (رات کی تنہائی میں) اس طرح تڑپ تڑپ کر دعائیں کرتے ہیں کہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ کئی دفعہ دل چاہتا ہے کہ ان کو روک دوں کہ اپنی جان پر اتنا بوجھ نہ لیں۔ ابا کی وفات کے بعد کسی نے مجھ سے پوچھا کہ کیا مجھے کبھی حضورؒ کی شخصیت میں کوئی کمزور پہلو محسوس ہوا؟ مَیں نے جواب دیا کہ آپؒ میں کوئی کمزوری کا پہلو تو نہیں دیکھا لیکن ایک چیز جو ہمیں بہت تکلیف دیا کرتی تھی وہ یہ تھی کہ آپ اپنی جان پر بے انتہا ظلم کرنے والے تھے اور مخلوق خدا کی ہمدردی میں اپنی جان کے ہر حق کو پس پشت ڈالنے والے انسان تھے۔ ہمیشہ مجھے یہ احساس ہوتا کہ ابا جتنا پیار مجھ سے کرتے ہیں، شاید اتنا یا اس سے بھی زیادہ ہر احمدی بچی سے کرتے ہیں۔ ان کے دکھوں کو دُور کرنے کے لئے دعائیں بھی کرتے اور عملاً کوشش بھی کرتے۔ جن بچیوں سے کوئی کام لیتے تو وہ آپؒ کی خاص توجہ اور محبت کی حقدار بن جاتیں۔ بہت باریک بینی سے اُن کی تربیت فرماتے اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ اپنی آخری عمر میں "مریم فنڈ" بھی اسی لئے جاری فرمایا کہ کوئی احمدی بچی جہیز کی وجہ سے زیادتی کا شکار نہ ہو۔

……۞……۞……۞……

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے سیدنا طاہر نمبر میں حضورؒ کی خدام سے شفقت کے بارہ میں مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی رقمطراز ہیں کہ مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر حضورؒ اور قافلہ کے اراکین ایک ہوٹل میں قیام رکھتے تھے۔ پہلے دن حضورؒ اپنے کمرہ میں جانے سے قبل دیگر افراد کے کمروں میں تشریف لے گئے، محل وقوع کا جائزہ لیا اور کمرہ کا نمبر اپنی زبان مبارک سے دہرایا۔ اس کا راز اگلے روز صبح فجر کی نماز سے پہلے کھلا جب دروازہ پر دستک ہوئی اور پوچھنے پر حضورؒ نے باجماعت نماز کھڑی ہونے کی اطلاع دی۔ اس واقعہ میں نماز باجماعت کے لئے حضورؒ کی خواہش کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

حضورؒ جب آسٹریا میں ایک ہوٹل میں قیام فرما تھے تو روانگی سے ایک روز قبل عملہ کے ارکان اجازت کے ساتھ بازار گئے تاکہ وہاں سے اپنے بچوں کے لئے سویٹر خریدلیں۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد حضورؒ نے سب سے فرمایا کہ اپنے سویٹر لاکر دکھاؤ۔ سب سویٹروں کے ڈیزائن، معیار اور نرماہٹ کا جائزہ لیا اور ایک کے علاوہ باقی سارے سویٹر پسند فرمائے۔ ناپسند کیا جانے والا سویٹر ایک کارکن نے اپنی بچی کے لئے خریدا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سویٹر پاکر تو بچی کا دل میلا ہوگا، کل روانگی سے قبل اسے بدل کر زیادہ عمدہ سویٹر خرید لیا جائے۔ کسی نے عرض کیا کہ ہماری روانگی بازار کھلنے سے ایک گھنٹہ پہلے ہے۔ حضورؒ نے روانگی کو بازار کھلنے اور سویٹر خریدنے کے بعد تک کے لئے ملتوی کردیا تاکہ ایک خادم کی بچی کے لئے اچھی چیز کی خرید ممکن ہوسکے۔

……۞……۞……۞……

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے سیدنا طاہر نمبر میں حضورؒ کی شفقت کے بعض واقعات مکرم چودھری محمد عبدالرشید صاحب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ حضورؒ کی ذرّہ نوازی تھی کہ میرے کم علمی اور کم عقلی کے سوالات کو حضورؒ پہلے درست فرماتے اور پھر ان کا ہر زاویہ سے نہایت مدلّل اور احسن و جامع جواب عطا فرماتے۔ حضورؒ نے یادداشت بھی کمال درجہ کی پائی تھی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مَیں نے دو خلفاء کے ساتھ قریبی تعلق کا لطف اٹھایا ہے۔ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جب لندن تشریف لاتے تو حضورؒ سے اکثر ملاقات ہوجاتی۔ ۱۹۶۹ء میں میرے والد محترم چودھری محمد حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان کی وفات ہوئی تو ہم سب بھائی حضورؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے عرض کیا کہ ہم سات بھائی اور دو بہنیں یتیم ہوگئے ہیں، ہمارے والد ماجد ہمارے لئے دعا کیا کرتے تھے، اب وہ نہیں رہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ مَیں آپ کے روحانی باپ کا مقام رکھتا ہوں، مَیں دعا کروں گا۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور دعا کریں کہ بھائی جان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل پرائز مل جائے، یہ اس کی ساری رقم نصرت جہاں فنڈ میں دے دیں گے۔ حضورؒ یہ سنتے ہی اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ نصرت جہاں فنڈ کیلئے رقم اللہ تعالیٰ خود مہیا کردے گا، البتہ مَیں دعا کروں گا، آئندہ دس سال میں ڈاکٹر صاحب کو نوبل انعام بھی مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اکتوبر ۱۹۷۹ء میں حضورؒ کی بات پوری ہوگئی اور مکرم ڈاکٹر صاحب کو نوبل پرائز مل گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی پدرانہ شفقت کا سلوک اور احسانات یاد آتے ہیں تو حضورؒ کے لئے دلی دعائیں نکلتی ہیں۔ آپؒ کی عظمت تھی کہ اگر کسی معاملہ میں معلومات مستحضر نہ ہوتیں تو آپؒ صاف صاف فرمادیتے کہ پتہ کرکے اگلی بار جواب دوں گا۔

حضورؒ بہت محنت کے عادی تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ دو یا تین گھنٹوں کی نیند میرے لئے کافی ہوتی ہے۔ دعا پر اتنا یقین تھا کہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جب قرآن مجید کی کسی آیت کا مطلب مجھے سمجھ نہیں آتا تو دعا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ وہ مطلب سمجھادیتا ہے۔

……۞……۞……۞……

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰/نومبر ۲۰۰۳ء میں شامل اشاعت مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کی ایک نظم سے انتخاب:

فضائے عالم امکاں پہ چھا گیا وہ شخص
دلوں پہ زہد کا سکّہ بٹھا گیا وہ شخص
وہ جس کا روئے منور تھا مثل ماہ تمام
جو اپنا والہ و شیدا بنا گیا وہ شخص
عمل تھا اس کا ہمیشہ قلوب کی تسخیر
جو دشمنوں کو بھی اپنا بنا گیا وہ شخص
خودی میں ڈوب کے ابھرا وہ باخدا بن کر
اور اس عمل سے خدائی پہ چھا گیا وہ شخص

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@hotmail.com

Vol. 11 Friday April 09, 2004 Issue No. 15

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

مستقبل میں جدید مراکز احمدیت کی ضرورت

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کی کشفی اور روحانی بصیرت کے بے شمار واقعات آسمان روحانیت پر ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔

۱۹۵۰ء کا واقعہ ہے کہ حضور انور ہجرت قادیان (۳۱/اگست ۱۹۴۷ء) کے بعد جب نئے مرکز احمدیت ربوہ کی تعمیر کے لئے سرگرم عمل تھے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ نئے مرکز کی طرف پوری توجہ کے ساتھ ساتھ عالمگیر جماعت احمدیہ کو قبل از وقت اس نکتہ سے بھی پورے زور کے ساتھ آشنا کر رہے تھے کہ خدائی جماعتوں کو ترقی کے لئے نئے مراکز بنانا پڑتے ہیں اور مستقبل میں ہمیں بھی اشاعت احمدیت کے لئے یہ اقدام کرنا پڑیں گے۔ چنانچہ حضور نے کوئٹہ میں ۵/اگست ۱۹۵۰ء کو ایک جرمن نومسلم کے خطبہ نکاح کے دوران ارشاد فرمایا:۔

”محی الدین ابن عربی اور خواجہ معین الدین چشتی اگر ہندوستان نہ آتے سیّد عبدالقادر جیلانی، شہاب الدین سہروردی صرف مدینہ میں ہی رہتے تو اسلام اسقدر ہرگز نہ پھیلتا جتنا وہ اب پھیلا ہوا ہے۔ ان کے پھیلنے سے اسلام پھیلا۔ کمانڈر لمبے فاصلہ سے کمان نہیں کرسکتا۔ کمان کرنے کے لئے ضروری ہے کہ فوج کے قریب تر ہو جائے۔ خواجہ معین الدین صاحب چشتی اگر ہندوستان نہ آتے تو ہزاروں ہزار مسلمان جو ان کے ذریعہ ہوا۔ سہروردی اگر ایران میں نہ ہوتے تو وہاں کروڑ در کروڑ اسلام کے فدائی نہ بنتے، سید عبدالقادر صاحب جیلانی اگر بغداد میں نہ ہوتے تو جس طرح اسلام کی حفاظت وہاں ہوئی وہ نہ ہوتی۔ اسی طرح اگر امام شافعی مصر میں نہ ہوتے، امام مالک مدینہ میں نہ ہوتے اور دیگر علماء عراق میں نہ ہوتے تو اسلام کی وہ ترقی نہ ہوتی جو اب ہوئی ہے۔

غرض احمدیت پھیلے گی اور دنیا کے مختلف گوشوں میں جائے گی اور ہوسکتا ہے کہ مختلف وقتوں میں ہمیں مختلف جگہوں کو مرکز بنانا پڑے۔ فرض کرو جرمن میں امن ہے اور دوسری جگہوں پر ظلم ہو رہا ہے تو لازمی بات ہے کہ ساری جماعت سمٹ کے وہاں چلی جائے اور وہاں اپنا کام شروع کردے۔ عقلمند شخص کا کام ہی یہ ہے کہ جہاں امن ہو وہاں چلا جائے اور اپنا کام بند نہ ہونے دے۔ پھر اگر جرمن میں ظلم شروع ہو جاتا ہے اور امریکہ میں امن ہے تو ہم امریکہ چلے جائیں گے اور وہاں اپنا مرکز بنالیں گے اور اگر وہاں ظلم ہونا شروع ہو جائے اور جاپان، چین یا انڈونیشیا میں امن ہو تو عقلمند احمدیوں کا کام ہے...... کہ وہاں چلے جائیں اور اپنا کام وہاں شروع کردیں پس ہمارا عملی مرکز ہر وقت بدل سکتا ہے **ہاں مذہبی مرکز قادیان ہی ہوگا۔**

اگر مکہ ہمیشہ کے لئے عملی مرکز نہیں رہ سکا تو قادیان اس سے بڑا درجہ نہیں رکھتا۔ اگر عملی مرکز کو وقتاً فوقتاً بدلنے کی ضرورت نہ ہوتی تو چاہیے تھا کہ مسلمان ایک ہی ملک میں پھیلتے لیکن ہوا یہ کہ کوئی مسلمان عراق میں تھا، کوئی مسلمان عرب میں تھا، کوئی مسلمان مصر میں تھا، کوئی روم میں بیٹھا ہوا اسلام کے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار کر رہا تھا۔ اس کا مطلب ہی یہی تھا کہ ایک جگہ پر اگر دشمن مسلمانوں کو کلّی طور پر کچل دے تو دوسرے ممالک کے لوگ کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ یہی انبیاء کی جماعتوں کا طریق ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مختلف مراکز اور ملکوں میں جتنی بھی احمدیت پھیلے اور وہاں کے رہنے والوں سے جتنے تعلقات بھی وسیع کئے جائیں اتنا ہی مفید ہوگا۔ عرب قوم نے اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھا تھا۔ جس طرح عرب اپنی بیٹیاں دوسری قوموں میں بیاہ دیتے ہیں۔ اس طرح کوئی اور قوم نہیں کرتی۔ انہیں اتنا پتہ لگ جائے کہ فلاں نے کلمہ پڑھ لیا ہے تو وہ چاہتے ہیں کہ انہیں اپنے بھائی ہونے کا ثبوت دے دیں۔ عربوں کی اسی روح نے اسلام کو تمام دنیا میں پھیلایا تھا۔

فرض کرو مختلف ممالک میں ہماری لڑکیاں چلی جاتی ہیں اس میں شبہ نہیں کہ برادری بڑی چیز ہوتی ہے اور اسے آسانی سے چھوڑا نہیں جاسکتا۔ لیکن فرض کرو اگر ہم احمدیت کو بچانے کے لئے کسی اور ملک میں چلے جاتے ہیں وہاں ہماری چند لڑکیاں بھی بیاہی ہوئی ہیں تو جہاں تک ہمارا ان کے ساتھ مذہبی تعلق ہے وہ قائم رہے گا لیکن وطنی تعلق کی وجہ سے وہ سمجھیں گی کہ ہمارے حقیقی بھائی آگئے وہ اپنا فرض سمجھیں گی کہ ہماری خدمت کریں اور اس قسم کے تعلقات کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہاں ہمیں مرکز بنانے اور جتھہ بنانے میں سہولت ہوگی کیونکہ ہمارے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ وہاں پہلے سے موجود ہوں گے......۔

یہ ایسی چیز ہے جس کے متعلق جماعت احمدیہ کو توجہ کرنی چاہئے اور بیرونی ممالک کے ساتھ اسے زیادہ تعلقات قائم کرنے چاہئیں۔ مثلاً اس کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ ہم بیرونی ممالک کی جماعتوں میں تحریک کریں وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔“

(غیر مطبوعہ)

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

❁❁❁❁❁

خصوصی درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ، بیگم حضرت مرزا منصور احمد صاحب (والدہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کا مورخہ ۲۵/مارچ ۲۰۰۴ء بروز جمعرات ساڑھے دس بجے رات آپریشن کے ذریعہ پتّہ نکال دیا گیا ہے جس میں پتھری تھی۔ یہ آپریشن محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب نے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کیا۔ حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ بلڈ پریشر اور ٹمپریچر نارمل ہے۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ از صفحہ نمبر ۸

کافی محنتی ہیں لیکن مردوں کو ان سے زیادہ آگے بڑھنا چاہئے۔ اگر مرد اس انداز میں کام شروع کردیں تو آپ کے گھر خوشحالی کی آماجگاہ بن جائیں گے۔ اور یوں آپ جماعت اور ملک کے لئے مفید وجود بن سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ امتیازی شان کے ساتھ آپ کو اعلیٰ نمونہ دکھانے کی توفیق بخشے اور اپنے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بعد ازاں حضور نے اس ایک روزہ جلسہ کی اختتامی دعا کروائی اور پھر حضور انور خواتین کی جلسہ گاہ تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔ بعد میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے جلسہ میں شامل ہونے والی خواتین سے مصافحہ کیا اور بچیوں سے پیار کیا۔

شام سات بجے حضور انور نے مسجد 'بیت الطاہر' ڈوری میں نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے معززین شہر کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ آنے والے مہمانوں میں کمشنر ڈروی ریجن، کمانڈر جنرل سول فورسز، عدالت کے جج، فوج کے اعلیٰ افسران کے علاوہ شہر کے مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔ ساڑھے نو بجے یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ **(باقی اگلے شمارہ میں)**

تائیدات الٰہیہ

حضرت عقبہ بن نافع فہریؓ کو حضرت امیر معاویہ نے افریقہ کا عامل مقرر فرمایا۔ آپ نے افریقہ کے اکثر حصہ کو فتح کرلیا۔ لیکن مسلمانوں کے لئے کوئی مستقل چھاؤنی نہ تھی۔ جس کی وجہ سے دشمن اکثر سخت نقصان پہنچاتے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے حضرت عقبہؓ نے ارادہ فرمایا کہ مناسب جگہ پر چھاؤنی بنادی جائے تاکہ وہاں عساکر اسلامی ہمہ وقت موجود رہیں۔ اس غرض کے لئے جس جگہ کو پسند کیا گیا وہاں دلدل گنجان جنگل اور گھنے درخت تھے۔ اور وہ جنگل ہر قسم کے موذی درندوں اور جانوروں کا مسکن تھا۔ ایسی سرزمین میں جو خطرے ہوسکتے ہیں لوگوں نے وہ پیش کئے تو حضرت عقبہؓ نے ان مصلحتوں کا اظہار فرمایا جو اس جگہ کو منتخب کرنے میں پیش نظر تھیں۔ اس لشکر میں اٹھارہ صحابیؓ تھے۔ حضرت عقبہؓ امیر لشکر ان سب کو میدان میں لے گئے اور حشرات و سباع کو مخاطب کرکے فرمایا۔

اے درندو! اے موذی جانورو! ہم اصحاب رسولؐ یہاں آباد ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے تم سب یہاں سے نکل جاؤ۔ اس کے بعد ہم جس کو یہاں دیکھیں گے اسے قتل کردیں گے۔

نہ جانے اس آواز میں کیا جادو تھا۔ کیا تاثیر اور سحر تھا۔ کہ دیکھتے ہی دیکھتے ان درندوں نے جنگل خالی کردیا۔ یہ ایک عجیب ہیبت ناک اور تعجب انگیز منظر تھا۔ جو اس سے قبل کبھی سنا یا دیکھا نہ گیا۔ قوم بربر جو اس ملک کے اصل باشندے تھے اس منظر کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے تھے ان کے لئے ناممکن تھا کہ اسلام کی صداقت کی ایسی واضح اور بین دلیل دیکھتے اور باطل پر قائم رہتے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں بربر مسلمان ہوگئے۔

(مدلل و مکمل اشاعت اسلام صفحہ ۱۰۶ تا ۱۰۸)

❁❁❁❁❁

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّ قْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔